آدم علیہ السلام

ساره بنت عبدالحفیظ عبدالرحمٰن

نام کتاب ------------ آدم علیہ السلام

تالیف ------------ سارہ بنت عبدالحفیظ عبدالرحمٰن

ناشر ------------ الھدیٰ پبلی کیشنز، اسلام آباد

ایڈیشن ------------ اول

تاریخ اشاعت ------------ جنوری 2018ء، جمادی الاوّل 1439ھ

ملنے کے پتے

پاکستان

7-AK Brohi Road, H-11/4, Islamabad, Pakistan

فون: +92-51-4866130-1, +92-51-4866150-1 +92-51-4866125-9

www.alhudapublications.org

www.alhudapk.com **www.farhathashmi.com**

امریکہ

PO Box 2256 Keller TX 76244

فون: +1-817-285-9450 +1-480-234-8918

www.alhudaonlinebooks.com

کینیڈا

5671 McAdam Rd ON L4Z IN9 Mississauga Canada

فون: +1-905-624-2030 +1-647-869-6679

www.alhudainstitute.ca

برطانیہ

14 Wangey Road, Chadwell Heath Romford,
Essex RM6 4AJ London U.K.

فون: +44-20-8599-5277 +44-79-1312-1096

alhudauk.info@gmail.com

alhudaproducts.uk@gmail.com

© AL HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آدم علیہ السلام

اِنَّ اللّٰہَ اصۡطَفٰۤی اٰدَمَ [آل عمرٰن :33]

تحریر و ترتیب:

ساره بنت عبدالحفیظ عبدالرحمٰن

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

مُقَدِّمَۃ

وَلَقَدۡ اَرۡسَلۡنَا رُسُلًا مِّنۡ قَبۡلِکَ مِنۡھُمۡ مَّنۡ قَصَصۡنَا عَلَیۡکَ وَمِنۡھُمۡ مَّنۡ لَّمۡ نَقۡصُصۡ عَلَیۡکَ ؕ... O[المؤمن:78]

''اور یقیناً ہم آپ سے پہلے بہت سے رسول بھیج چکے ہیں، جن میں سے بعض کے واقعات ہم آپ پر بیان کر چکے ہیں اور ان میں سے بعض کے واقعات ہم نے آپ پر بیان نہیں کیے...''

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے قرآن کریم میں متعدد مقامات پر انبیا کرام علیہم السلام کے واقعات بیان فرمائے ہیں۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا:

نَحۡنُ نَقُصُّ عَلَیۡکَ اَحۡسَنَ الۡقَصَصِ بِمَاۤ اَوۡحَیۡنَاۤ اِلَیۡکَ ھٰذَا الۡقُرۡاٰنَ ٭ۖ وَاِنۡ کُنۡتَ مِنۡ قَبۡلِہٖ لَمِنَ الۡغٰفِلِیۡنَ O[یوسف:3]

''ہم آپ پر بہترین واقعات پیش کرتے ہیں! اس وجہ سے کہ ہم نے آپ کی جانب یہ قرآن وحی کیا ہے حالانکہ آپ اس سے پہلے یقیناً بے خبروں میں سے تھے''۔

اسی طرح ایک اور مقام پر فرمایا:

نَحۡنُ نَقُصُّ عَلَیۡکَ نَبَاَھُمۡ بِالۡحَقِّ ؕ... O[الکھف:13]

''ہم ان کا صحیح واقعہ آپ کے سامنے بیان فرمارہے ہیں...''

ایک اور مقام پر فرمایا:

وَکُلًّا نَّقُصُّ عَلَیۡکَ مِنۡ اَنۡۢبَآءِ الرُّسُلِ مَا نُثَبِّتُ بِہٖ فُؤَادَکَ ۚ... O[ھود:120]

''اور ہم رسولوں کی خبروں میں سے ہر وہ چیز آپ سے بیان کرتے ہیں جس کے ساتھ ہم آپ کے دل کو ثابت رکھتے ہیں...''

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

قرآن کریم میں اللہ سبحانہ تعالیٰ نے جو قصّے بھی بیان فرمائے ہیں خواہ وہ قصّے انبیا کرامؑ کے ہوں یا دوسرے واقعات جیسے اصحابِ کہف وغیرہ، ان قصّوں کی وجہ محض قصہ گوئی نہیں!
جیسا کہ مشرکین کہتے تھے:

اِذَا تُتۡلٰی عَلَیۡهِ اٰیٰتُنَا قَالَ اَسَاطِیۡرُ الۡاَوَّلِیۡنَ ۝ [القلم :15]

''جب اس کے سامنے ہماری آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو کہہ دیتا ہے کہ یہ تو اگلوں کی کہانیاں ہیں''۔
قرآن میں جو واقعات بیان ہوئے ہیں ان کا مقصد عبرت و نصیحت ہے:

لَقَدۡ کَانَ فِیۡ قَصَصِهِمۡ عِبۡرَةٌ لِّاُولِی الۡاَلۡبَابِ ؕ مَا کَانَ حَدِیۡثًا یُّفۡتَرٰی...۝[یوسف:111]

''بلاشبہ ان کے قصّہ میں عقل والوں کے لیے عبرت ہے! یہ کوئی بات ایسی نہیں جو گھڑ لی گئی ہو...''
اسی طرح ایک اور مقام پر فرمایا:

...فَاقۡصُصِ الۡقَصَصَ لَعَلَّهُمۡ یَتَفَکَّرُوۡنَ۝ [الاعراف :176]

''...پس واقعات بیان کیجیے تا کہ وہ غور و فکر کریں''۔

معلوم ہوا کہ قرآنی واقعات ہمارے لیے نصیحت اور غور و فکر کے لیے ہیں۔
لہٰذا نصیحت حاصل کرنے کے لیے اس کتاب میں آدم علیہ السلام کے متعلق قرآن سے آیات جمع کرنے کی کوشش کی گئی ہے، آدم علیہ السلام پہلے انسان اور پہلے نبی تھے۔
سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کیا آدم علیہ السلام نبی تھے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہاں ان سے گفتگو کی جاتی تھی''۔[السلسلة الصحيحة، ج:6، 2668]
دلچسپ بات یہ ہے کہ قرآن میں جو سب سے پہلا واقعہ بیان کیا گیا ہے وہ بھی آدم علیہ السلام سے متعلق ہے۔ اس دلچسپ واقعہ کی ابتدا سورۃ البقرۃ آیت 30 سے ہوتی ہے۔

یاد رہے! اس کتاب میں ان واقعات کو کہانی کا رنگ نہیں دیا گیا بلکہ آیات اور احادیث کو اس ترتیب سے مرتب کیا ہے کہ پڑھنے والا آدم علیہ السلام کی تخلیق سے لے کر ان کی اولاد ہابیل و قابیل تک کے حالات، قرآن مجید کی آیات اور احادیث نبوی علیہ السلام کے ذریعے جان سکے۔ (ان شاء اللہ)

ہدایات برائے معلّم و معلّمہ:

- اس کتاب میں اسرائیلی روایات سے گریز کیا گیا ہے اور صرف قرآنی آیات اور صحیح احادیث جمع کی گئی ہیں۔

- اس کتاب کا مقصد بچوں کی توجہ قرآنی آیات پر مرکوز کروانا ہے۔ لہٰذا بچوں کو قرآنی الفاظ کے روٹ ورڈ نکالنے کے ساتھ ساتھ عربی ڈکشنری استعمال کرنا سکھائیں اس طرح بچے خود الفاظ کی گہرائی میں جائیں گے اور اُن پر سمجھ کے نئے دروازے کھلیں گے۔

- مجھے امید ہے کہ قرآن مجید کو حفظ کرنے والے اور ناظرہ پڑھنے والے بچوں کے لیے یہ کتاب قرآن سے اُن کی انسیت بڑھانے کا باعث ہوگی بچوں کی نفسیات ہوتی ہے کہ وہ کچھ جاننا اور سمجھنا چاہتے ہیں۔ اس کتاب کے ذریعے جب وہ آدم علیہ السلام کے حالات سے گزریں گے اور پھر اپنے سبق میں وہی آیات دیکھیں گے تو اُن کے قرآن پڑھنے میں مزید بہتری آئے گی۔

- ہر عنوان کے بعد ''سیکھنے کی بات'' کے ذریعے بچوں کے فہم و عمل میں اضافہ ہوگا۔ ان شاء اللہ

یہ کتاب استاذہ ''ڈاکٹر فرحت نسیم ہاشمی'' کے ''**تعلیم القرآن خط و کتابت کورس**'' کے لگائے گئے درخت کا پھل ہے۔ اللہ قاری کے دل میں اس پھل کی حلاوت ڈالے! آمین

میں دل کی گہرائیوں سے استاذہ کے تعاون اور حوصلہ افزائی کا شکریہ ادا کرتی ہوں۔ اردو گرامر کی راہ نمائی کے سلسلے میں ''محترمہ زبیدہ عزیز صاحبہ'' کا بھی شکریہ ادا کرتی ہوں۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ علم کے اس سفر کو برکتوں اور رحمتوں سے بھر دے۔ دین و دنیا کی کامیابیاں عطا کرے اور اس کوشش کو قبول کرے۔ آمین

...رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ O [البقرۃ:127]

''...اے ہمارے رب! تو ہم سے قبول فرما! کیونکہ تو ہی سننے، جاننے والا ہے''۔

طالبِ دعا: سارہ بنت عبدالحفیظ عبدالرحمٰن

فہرس

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
1	تخلیق آدم علیہ السلام	6
2	مٹی کا انسان	9
3	تخلیق کا دن	12
4	پہلا کلام	13
5	پہلا ادب	15
6	سب سے پہلی نعمت- علم	17
7	سجدۂ تعظیمی	21
8	ابلیس کا انکار	22
9	ابلیس ہمارا دشمن	27
10	آدم وحوّا علیہما السلام جنّت میں	36
11	شیطان کا وسوسہ ڈالنا	37
12	جب آدم وحوّا علیہما السلام وسوسہ کا شکار ہوئے	43
13	آدم وحوّا علیہما السلام کی توبہ	46
14	آدم وحوّا علیہما السلام زمین پر	48
15	آدم وحوّا علیہما السلام کی اولاد	52
16	نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آدم علیہ السلام سے ملاقات معراج کے موقع پر	59
17	قیامت کے دن لوگوں کو آدم علیہ السلام کا جواب	62
18	اختتامیہ	63
19	اَلْاَیَّامُ الْخَالِیَةُ (نظم)	65

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

تخلیقِ آدم علیہ السلام

• **اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا فرشتوں کو خبر دینا:**

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرشتوں سے فرمایا:

وَاِذۡ قَالَ رَبُّکَ لِلۡمَلٰٓئِکَۃِ اِنِّیۡ جَاعِلٌ فِی الۡاَرۡضِ خَلِیۡفَۃًؕ... [البقرۃ:30]

''اور جب تیرے رب نے فرشتوں سے کہا بے شک میں زمین میں خلیفہ بنانے والا ہوں...''

اِذۡ قَالَ رَبُّکَ لِلۡمَلٰٓئِکَۃِ اِنِّیۡ خَالِقٌۢ بَشَرًا مِّنۡ طِیۡنٍO [صٓ:71]

''جب آپ کے رب نے فرشتوں سے کہا کہ میں مٹی سے ایک انسان بنانے والا ہوں''۔

• **اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا آدم علیہ السلام کے جسدِ خاکی میں روح پھونکنا:**

وَنَفَخۡتُ فِیۡہِ مِنۡ رُّوۡحِیۡ [صٓ : 72] ''اور میں اس میں اپنی روح پھونک دوں''۔

وَنَفَخَ فِیۡہِ مِنۡ رُّوۡحِہٖ [الحجر : 29] ''اور اس نے اپنی روح سے پھونکا''۔

• **سجدے کا حکم:**

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے آدم علیہ السلام کی تخلیق کا ارادہ ظاہر فرمایا تو ساتھ فرشتوں کو سجدے کا حکم بھی دیا:

فَاِذَا سَوَّیۡتُہٗ وَنَفَخۡتُ فِیۡہِ مِنۡ رُّوۡحِیۡ فَقَعُوۡا لَہٗ سٰجِدِیۡنَO [صٓ :72]

''سو جب میں اسے ٹھیک ٹھاک کرلوں اور اس میں اپنی روح سے پھونک دوں تو تم سب اس کے سامنے سجدے میں گر پڑنا''۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

• **فرشتوں کا سوال:**

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے جب تخلیقِ انسان کا ذکر فرشتوں سے کیا تو فرشتوں نے سوال کیا:

...قَالُوْٓا اَتَجْعَلُ فِیْھَا مَنْ یُّفْسِدُ فِیْھَا وَ یَسْفِکُ الدِّمَآءَ ج وَ نَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِکَ وَنُقَدِّسُ لَکَ ...O [البقرۃ:30]

''انہوں نے کہا کیا تو اس میں اس کو بنائے گا جو اس میں فساد کرے اور بہت خون بہائے گا اور ہم تیری تعریف کے ساتھ تسبیح کرتے ہیں اور ہم تیری پاکی بیان کرتے ہیں...''۔

• **اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا جواب:**

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرشتوں کی بات کے جواب میں فرمایا:

قَالَ اِنِّیْٓ اَعْلَمُ مَالَا تَعْلَمُوْنَO [البقرۃ:30]

''فرمایا بے شک جو میں جانتا ہوں تم نہیں جانتے''۔

سیکھنے کی بات؟

1. **اللہ کا علم:**

وہ پھونک کیا تھی؟ اس کے بارے میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہی جانتے ہیں۔ کسی انسان کو روح کے بارے میں علم نہیں دیا گیا۔ جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا فرمان ہے:

وَ یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الرُّوْحِ ط قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّیْ وَمَآ اُوْتِیْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِیْلًاO [بنی اسرائیل :85]

''اور وہ آپ سے روح کی بابت سوال کرتے ہیں، کہہ دیجیے کہ روح میرے رب کے حکم سے ہے اور تمہیں علم میں سے بہت ہی کم کے سوا نہیں دیا گیا''۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

2 . فرشتے غیب نہیں جانتے:

فرشتوں کے پاس اتنا ہی علم ہے جتنا اللہ ﷻ نے ان کو دیا۔

لَا عِلْمَ لَنَآ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا فرشتے غیب نہیں جانتے۔ اصل علم اللہ ﷻ کے پاس ہے جیسا کہ فرشتوں کی بات کے جواب میں اللہ ﷻ نے فرمایا:

...**قَالَ اِنِّیٓ اَعْلَمُ مَالَا تَعْلَمُوْنَ**O [البقرة :30]

’’... فرمایا بے شک جو میں جانتا ہوں تم نہیں جانتے‘‘۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

مٹی کا انسان

قرآن کریم میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ فرماتے ہیں:

- هُوَالَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ . . .[المؤمن :67]

''وہ ذات ہے جس نے تم سب کو مٹی سے پیدا کیا . . .''

- ...وَبَدَاَخَلْقَ الْاِنْسَانِ مِنْ طِيْنٍO [السجدة :7]

''...اور اس نے انسان کی تخلیق کی ابتدا مٹی سے کی''۔

- ...اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِّنْ طِيْنٍ لَّازِبٍO[الصّٰفّٰت : 11]

''...بے شک ہم نے ان (انسانوں) کو لیس دار مٹی سے پیدا کیا''۔

- وَلَقَدْ خَلَقْنَاالْاِنْسَانَ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ طِيْنٍO[المؤمنون : 12]

''اور بلا شبہ ہم نے انسان کو حقیر مٹی کے نچوڑ سے پیدا کیا''۔

- خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِO[الرّحمٰن :14]

''اس نے انسان کو بجنے والی مٹی سے پیدا کیا جو ٹھیکری کی طرح تھی''۔

- وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّیْ خَالِقٌ ۢ بَشَرًا مِّنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍO [الحجر :28]

''اور جب تیرے رب نے فرشتوں سے فرمایا کہ میں ایک انسان کو کھنکھناتی مٹی سے پیدا کرنے والا ہوں، جو بدبودار، سیاہ کیچڑ سے ہوگی''۔

- وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍO [الحجر :26]

''اور یقیناً ہم نے انسان کو کھنکھناتی مٹی سے پیدا فرمایا جو بدبودار، سیاہ کیچڑ سے تھی''۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

• اِنَّ مَثَلَ عِيۡسٰى عِنۡدَ اللّٰهِ كَمَثَلِ اٰدَمَ ؕ خَلَقَهٗ مِنۡ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَهٗ كُنۡ فَيَكُوۡنُ o

''بے شک اللہ کے نزدیک عیسیٰ کی مثال ہو بہو آدم کی مثال ہے۔ جسے اس نے مٹی سے پیدا کیا پھر اسے کہا ہو جا! تو وہ ہو گیا''۔[ال عمران : 59]

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے کہ آدم علیہ السلام تین رنگ کی مٹی سے پیدا کیے گئے۔ سیاہ، سفید اور سبز۔
[السلسلة الصحيحة، ج:4، 1580]

سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ نے آدم علیہ السلام کو ایک مٹھی سے جو اس نے پوری زمین سے لی تھی پیدا فرمایا اس لیے آدم علیہ السلام کی اولاد زمین کے رنگ کی پیدا ہوتی ہے ان میں سرخ بھی ہیں سفید بھی اور سیاہ بھی اور ان رنگوں کے درمیان بھی نرم بھی سخت بھی اور پاکیزہ بھی۔
[السلسلة الصحيحة، ج:4، 1580]

سیکھنے کی بات؟

1. آدم علیہ السلام پہلے انسان ہیں اور مٹی سے تخلیق کیے گئے۔
2. مٹی کی اقسام:

i. تراب: خاک خشک مٹی جس میں نمی نہ ہو۔

ii. حَمَاٍ: بدبودار کیچڑ، جب کیچڑ سیاہی مائل رنگت اختیار کرنے لگے اور اس سے بدبو آنے لگے۔

iii. طین: گیلی مٹی، سوکھے کیچڑ کو بھی طین ہی کہا جائے گا۔

iv. لازب: ہاتھ سے چپک جانے والی لیس دار مٹی۔

v. صَلۡصَال: جب سیاہ بدبودار کیچڑ بالکل خشک ہو جائے اور تھوڑی سی ضرب سے آواز دینے یا بجنے لگے۔ لفظ صلصال کی مزید وضاحت لفظ فَخَّار سے ہو رہی ہے۔

vi. فَخَّار: پکی ہوئی مٹی، ایسی پکی ہوئی مٹی یا مٹی کے برتن جن پر ضرب لگانے سے کھنکھانے کی آواز آئے۔

vii. سُلٰلَةٍ: خلاصہ، نچوڑ، کارآمد حصّہ، کسی شے سے نکالی ہوئی چیز۔[مترادفات القرآن]

معلوم ہوا کہ انسان کی تخلیق کے کئی مراحل ہیں۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

لفظ فخار پر غور کریں فخار بمعنی کمہار جو مٹی کے برتن وغیرہ بنا کر پھر آوہ میں پکا کر انہیں تیار کرتا یا بیچتا ہے۔[المنجد]

مٹی کے برتن بناتے ہیں تو مٹی کو بھگوتے ہیں۔ پھر اس کو کئی دن چھوڑ دیتے ہیں۔ پھر اس کے اندر سڑاند پیدا ہوتی ہے چپکنے لگتی ہے، چکنی ہو جاتی ہے۔ اس کے بعد اس کو خاص قسم کا لیپ بنا کر برتن گھڑے جاتے ہیں۔ پھر اس کو چھوڑ دیا جاتا ہے اور اس کے بعد اس کو پکایا جاتا ہے۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

تخلیق کا دن

آدم علیہ السلام کی تخلیق جمعہ کے روز ہوئی۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''بہترین دن جس پر سورج طلوع ہوتا ہے، جمعہ کا ہے۔ جس (دن) میں آدم علیہ السلام پیدا کیے گئے، اسی میں انہیں جنت میں داخل کیا گیا اور اسی میں اس سے نکالے گئے''۔ [صحیح مسلم : 1977]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا:

''اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے مٹی کو ہفتہ کے دن پیدا کیا اور اتوار کے دن اس میں پہاڑ گاڑ دیے۔

اور پیر کے دن درختوں کو پیدا کیا۔

اور کام کاج کی چیزیں (لوہا وغیرہ) منگل کو پیدا کیا۔

روشنی بدھ کے دن پیدا کی اور جمعرات کے دن زمین میں جانور پھیلائے۔

اور آدم علیہ السلام جمعہ کے دن عصر کے بعد مخلوقات کے آخر میں پیدا کیا عصر سے لے کر رات کے درمیان والی جمعے کی آخری گھڑی میں''۔ [السلسلة الصحيحة، ج:4، 1833]

سیکھنے کی بات؟

- **بہترین دن:**

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو دنوں میں بہترین دن جمعہ کے دن پیدا کیا۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

پہلا کلام

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ نے جب آدم علیہ السلام میں روح پھونکی اور روح سر تک پہنچی تو آپ علیہ السلام کو چھینک آ گئی آپ علیہ السلام نے فرمایا:

• اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝

”تمام تعریف اللہ کے لیے ہیں جو رب ہے تمام جہانوں کا“۔

تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا:

یَرْحَمُكَ اللّٰهُ ”اللہ تجھ پر رحم فرمائے“۔ [السلسلة الصحيحة، ج:5،2159]

سیکھنے کی بات؟

1۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ:

جسم میں روح جانے کے بعد آدم علیہ السلام نے سب سے پہلا کلمہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہا۔

غور کیجیے تو معلوم ہوگا کہ یہ کلمہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کو اتنا پسند ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ چاہتے ہیں کہ میرا بندہ بار بار یہ کلمات ادا کرے۔

• قرآن کی ابتدا بھی اسی کلمہ سے ہوتی ہے۔
• ہم نماز کی ہر رکعت میں سورۃ الفاتحہ پڑھتے ہیں۔

2۔ چھینک کے وقت:

ہمارے لیے بھی یہی حکم ہے کہ جب چھینک آئے تو ہم اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہیں۔

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دو آدمیوں کو چھینک آئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں سے ایک کو چھینک کا جواب (يرحمك الله) دیا اور دوسرے کو چھینک کا جواب نہیں دیا چنانچہ اس

©AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

نے کہا:

’’آپ ﷺ نے اسے تو چھینک کا جواب دیا مگر آپ ﷺ نے مجھے جواب نہیں دیا‘‘۔

آپ ﷺ نے فرمایا:

’’کیونکہ اس شخص نے اللہ کی حمد (الحمد للّٰہ) بیان کی جبکہ تو نے اللہ کی حمد نہیں کی‘‘۔

[صحیح البخاری :6225]

3 ۔ اُمُّ الْاَلْسِنَۃِ:

عربی زبان اپنی فصاحت و بلاغت اور اعجاز اور ادائے معنی کے لحاظ سے دنیا کی بہترین زبان ہے۔یہی وجہ ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اس اشرف الکتب (قرآن) کو اشرف اللغات (عربی) میں اشرف الرسل (رسول اللہ ﷺ) پر اشرف الملائکہ (جبرائیل) کے ذریعے نازل فرمایا اور مکہ جہاں اس کا آغاز ہوا دنیا کا اشرف ترین مقام ہے۔ [احسن البیان لحافظ صلاح الدین یوسف،ص:573]

اپنی فصاحت و بلاغت کے سبب عربی کو اُمُّ الْاَلْسِنَۃِ کہا جاتا ہے یعنی زبانوں کی ماں۔عربی زبان ہماری اسلامی سرکاری زبان انسان کی فطرت سے مطابقت رکھتی ہے۔

آدم علیہ السلام کی روح جیسے ہی سر تک پہنچی تو ان کی زبان سے عربی کا لفظ **الحمد للّٰہ** ادا ہوا۔

انسان نے اپنی تخلیق کے بعد جو پہلا لفظ زبان سے ادا کیا وہ اللہ کی حمد تھی۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

پہلا ادب

آدم علیہ السلام کی تخلیق کے بعد اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے گفتگو کے آداب یوں سکھائے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جب اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا تو ان کو ساٹھ ہاتھ لمبا بنایا پھر جب ان کو پیدا کر دیا تو فرمایا:

''جاؤ اور ان سب فرشتوں کو سلام کرو، وہ جو جواب تمہیں دیں تم (ان کو) غور سے سننا! کیونکہ وہی تمہارا اور تمہاری اولاد کا سلام ہوگا''۔

آدم علیہ السلام نے جا کر کہا:

''السلام علیکم''۔ تو ان سب نے کہا: **''السلام علیک ورحمۃ اللہ''**.

پس ان سب (فرشتوں) نے رحمۃ اللہ کا اضافہ کر دیا۔ چنانچہ ہر ایک آدم علیہ السلام کی شکل اور قامت پر ہی جنت میں داخل ہوگا لہٰذا (یہ) ہیئت مسلسل کم ہوتی رہی۔ یہاں تک کہ اب یہ وقت آن پہنچا ہے۔

[صحیح البخاری:3326]

سیکھنے کی بات؟

1۔ پہلی گفتگو:

آدم علیہ السلام نے سب سے پہلی گفتگو فرشتوں سے کی اور یہ بھی عربی زبان میں ہی تھی۔

2۔ سلام:

اللہ سبحانہ وتعالیٰ بات شروع کرنے کا ادب سکھا رہے ہیں کہ جب بات کرو تو سلام سے شروع کرو۔

انسان کا اپنی تخلیق کے بعد پہلا پیغام سلامتی ہے۔ یہی فطری طریقہ ہے کہ خود آگے بڑھ کر سلام کیا جائے۔ غور کیجیے آدم علیہ السلام کو سلام میں پہل کرنا سکھایا گیا۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

اللہ سبحانہ وتعالیٰ قرآن میں ہمیں سلام کے آداب یوں سکھاتے ہیں:

• وَاِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَآ اَوْ رُدُّوْهَا ط...O [النسآء:86]

''اور جب تمہیں سلام کا تحفہ دیا جائے تو تم اس سے بہتر تحفہ دو یا انہیں وہی لوٹا دو...''

3۔ جب اپنے گھر میں داخل ہوں:

• ...فَاِذَا دَخَلْتُمْ بُيُوْتًا فَسَلِّمُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ تَحِيَّةً مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُبٰرَكَةً طَيِّبَةً ط...O [النور:61]

''...پس جب تم گھروں میں داخل ہونے لگو تو اپنے نفسوں پر سلام کرو! یہ اللہ کی طرف سے مبارک، پاکیزہ تحفہ ہے''۔

4۔ جب دوسرے کے گھر میں داخل ہوں:

• يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ بُيُوْتِكُمْ حَتّٰى تَسْتَاْنِسُوْا وَتُسَلِّمُوْا عَلٰٓى اَهْلِهَا...O [النور:27]

''اے لوگوں جو ایمان لائے ہو! تم اپنے گھروں کے علاوہ دوسرے گھروں میں اس وقت تک داخل نہ ہو جب تک تم انس حاصل نہ کرلو اور اس کے رہنے والوں کو سلام نہ کرلو...''۔

5۔ آپس میں محبت کا ذریعہ:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''تم جنت میں نہیں جا سکتے یہاں تک کہ تم ایمان نہ لے آؤ اور تم مومن نہیں ہو سکتے، یہاں تک کہ تم آپس میں محبت نہ کرو۔ کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں کہ جب تم اس کو کرو گے تو آپس میں محبت کرنے لگو؟ تم آپس میں سلام کو پھیلاؤ''۔ [صحیح مسلم :194]

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

سب سے پہلی نعمت۔ علم

سیدنا آدم علیہ السلام کو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے علم کی نعمت عطا کی، علم کی نعمت ہی وہ خاص نعمت ہے جو انسان کو دوسری مخلوقات سے ممتاز کرتی ہے۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا فرمان ہے:

• وَعَلَّمَ اٰدَمَ الۡاَسۡمَآءَ کُلَّهَا...O[البقرة :31]

''اور اللہ نے آدم کو تمام چیزوں کے نام سکھائے...''۔

• علم کو فرشتوں کے سامنے پیش کرنا:

• ... ثُمَّ عَرَضَهُمۡ عَلَی الۡمَلٰٓئِكَةِ فَقَالَ اَنۡۢبِـُٔوۡنِیۡ بِاَسۡمَآءِ هٰٓؤُلَآءِ اِنۡ كُنۡتُمۡ صٰدِقِیۡنَO [البقرة :31]

''...پھر ان (چیزوں) کو فرشتوں کے سامنے پیش کیا پھر فرمایا اگر تم سچے ہو تو ان (چیزوں) کے نام بتاؤ''۔

• فرشتوں کا جواب:

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے جو علم آدم علیہ السلام کو سکھایا اس علم کو فرشتوں کے سامنے پیش کیا گیا تو فرشتوں نے جواب دیا:

• قَالُوۡا سُبۡحٰنَکَ لَا عِلۡمَ لَنَاۤ اِلَّا مَا عَلَّمۡتَنَا ؕ اِنَّکَ اَنۡتَ الۡعَلِیۡمُ الۡحَکِیۡمُO[البقرة :32]

''انہوں نے کہا! پاک ہے تو! ہمیں تو صرف اتنا ہی علم ہے جتنا تو نے ہمیں سکھا رکھا ہے بے شک تو ہی سب جاننے والا، کمال حکمت والا ہے''۔

• جب آدم علیہ السلام نے چیزوں کے نام بتائے:

فرشتے چیزوں کے نام نہ بتا سکے تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو حکم دیا کہ اپنا علم فرشتوں کے سامنے پیش

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

کرو۔اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا فرمان ہے:

• قَالَ يٰۤاٰدَمُ اَنۡۢبِئۡهُمۡ بِاَسۡمَآئِهِمۡ ...O[البقرة :33]

’’فرمایا اے آدم! انہیں (فرشتوں کو) ان (چیزوں) کے نام بتا دے‘‘۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے حکم پر آدم علیہ السلام نے ان چیزوں کے نام بتادیے، اللہ کا فرمان ہے:

• فَلَمَّاۤ اَنۡۢبَاَهُمۡ بِاَسۡمَآئِهِمۡ...[البقرة :33]

’’پھر جب اس نے ان سب (فرشتوں) کو ان (چیزوں) کے نام بتا دیے...‘‘۔

• فرشتوں کی ایک بات کا جواب:

جب آدم علیہ السلام نے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے حکم کی تعمیل میں وہ علم فرشتوں کے سامنے پیش کیا جو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ان کو عطا کیا تھا، تو اس وقت اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرشتوں کو ان کی اس بات کا جواب دیا، جو آدم علیہ السلام کی تخلیق سے پہلے فرشتوں نے کہی تھی:

•قَالُوۡۤا اَتَجۡعَلُ فِيۡهَا مَنۡ يُّفۡسِدُ فِيۡهَا وَيَسۡفِكُ الدِّمَآءَ ۚ وَنَحۡنُ نُسَبِّحُ بِحَمۡدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ...O [البقرة:30]

’’انہوں نے کہا کیا تو اس (زمین) میں اسے بنائے گا جو اس میں فساد کرے اور خون بہائے حالانکہ ہم حمد کے ساتھ تیری تسبیح بیان کرتے ہیں اور ہم تیری پاکیزگی بیان کرتے ہیں‘‘۔

تخلیق سے پہلے اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا تھا:

•قَالَ اِنِّىۡۤ اَعۡلَمُ مَا لَا تَعۡلَمُوۡنَO[البقرة:30]

’’فرمایا بے شک جو میں جانتا ہوں وہ تم نہیں جانتے‘‘۔

اور پھر تخلیق آدم علیہ السلام کے بعد اور علم عطا کرنے کے بعد ایک بار پھر فرشتوں سے فرمایا:

• ... قَالَ اَلَمۡ اَقُلۡ لَّكُمۡ اِنِّىۡۤ اَعۡلَمُ غَيۡبَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِۙ وَاَعۡلَمُ مَا تُبۡدُوۡنَ وَمَا كُنۡتُمۡ تَكۡتُمُوۡنَO[البقرة :33]

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

''فرمایا کیا میں نے تم سے نہیں کہا تھا کہ بے شک زمین و آسمان کا غیب میں ہی جانتا ہوں اور میں وہ سب جانتا ہوں جو تم ظاہر کرتے ہو اور جو تم سب چھپاتے ہو''۔

❁ سیکھنے کی بات؟

1۔ علم کو اللہ کی طرف لوٹانا:

• ... **الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ**O[البقرة :32] پر غور کیجیے!

فرشتے اللہ ﷻ کی صفات بیان کر رہے ہیں۔ خاص طور پر یہ صفات اس مقام پر بیان ہونے کی وجہ یہ ہے کہ اس مقام پر علم کا بیان ہے لہٰذا اللہ ﷻ کی صفات بھی اسی مناسبت سے آئی ہیں۔

بے شک اللہ نے آدم علیہ السلام کو علم دیا لیکن سب سے زیادہ جاننے والا اللہ ﷻ خود ہے۔ یعنی فرشتوں نے علم کو اللہ ﷻ کی طرف لوٹا دیا اور یہی سب سے اعلیٰ ادب ہے۔ یہ اعلیٰ ادب خضر علیہ السلام نے موسیٰ علیہ السلام کو اس وقت سکھایا جب موسیٰ علیہ السلام خضر علیہ السلام کے پاس علم سیکھنے کے لیے گئے اور جب دونوں کشتی میں سوار ہوئے:

''۔۔۔ اتنے میں چڑیا آئی اور کشتی کے کنارے بیٹھ کر اس نے سمندر میں ایک یا دو چونچیں ماریں تو خضر علیہ السلام گویا ہوئے:

''اے موسیٰ! میرے اور تمہارے علم نے اللہ کے علم سے اتنا ہی حصّہ لیا ہے جتنا اس چڑیا نے چونچ سے سمندر سے لیا۔'' [صحیح البخاری:122]

اصحابِ کہف جب غار میں سو کر اٹھے اور اپنے معاملے میں خود بحث میں پڑ گئے کہ کتنی مدت سوئے رہے تو معاملہ کو اللہ کی جانب لوٹایا اور کہا:

• ... **رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَا لَبِثْتُمْ** ط ...O [الكهف:19]

''... تمہارا رب زیادہ جانتا ہے جتنی مدت تم رہے ہو...''۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

2۔علم کے ذریعہ بلندی:

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے بنی آدم کو علم کے ذریعہ بلندی عطا کی۔

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''تم اللہ سے فائدہ دینے والے علم کا سوال کرو! اور ایسے علم سے اللہ کی پناہ مانگو جو فائدہ نہیں دیتا''۔

[سنن ابن ماجه:3843]

اللہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو علم میں اضافے کی دعا یوں سکھاتا ہے:

• ...وَ قُلْ رَّبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا ○ [طٰهٰ : 114]

''...اور کہیے اے میرے رب! میرے علم میں اضافہ فرما''۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم علم کی دعا یوں مانگا کرتے تھے:

• اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ عِلْمًا نَّافِعًا وَّرِزْقًا طَیِّبًا وَّعَمَلًا مُّتَقَبَّلًا.

[سنن ابن ماجه :925]

اے اللہ! بے شک میں تجھ سے فائدہ دینے والا علم، پاک رزق اور قبول کیے جانے والے عمل کا سوال کرتا ہوں۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

سجدۂ تعظیمی

• وَ اِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ... O[البقرة:34]

''اور ہم نے فرشتوں سے کہا کہ آدم کو سجدہ کرو...''۔

سیکھنے کی بات؟

اللہ ﷻ نے آدم علیہ السلام کو عزت دینے کے لیے فرشتوں سے سجدۂ تعظیمی کروایا۔

نوٹ: سجدۂ تعظیمی پہلی شریعت میں جائز تھا جیسا کہ یوسف علیہ السلام کے بھائیوں نے بھی یوسف علیہ السلام کو سجدہ کیا لیکن اب شریعت اسلامیہ میں سجدۂ تعظیمی کی اجازت نہیں ہے۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

ابلیس کا انکار

جب تمام فرشتوں نے سجدۂ تعظیمی کیا تو اس وقت ابلیس نے سجدہ کرنے سے انکار کر دیا:

• ...فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ط لَمْ يَكُنْ مِّنَ السّٰجِدِيْنَ O[الاعراف: 11]

''۔۔۔پس ابلیس کے سوا ان سب نے سجدہ کیا! وہ سجدہ کرنے والوں میں شامل نہ ہوا''۔

• ...فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ...O[الكهف:50]

''... پس ابلیس کے سوا ان سب نے سجدہ کیا...''۔

• فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ اَبٰى وَاسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ O[البقرة: 34]

''پس ابلیس کے سوا ان سب نے سجدہ کیا اس نے انکار کیا اور تکبر کیا اور وہ کافروں میں سے ہو گیا''۔

• فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ O[الحجر:30]

''پس تمام فرشتوں نے سب کے سب نے سجدہ کیا''۔

• اِلَّآ اِبْلِيْسَ اَبٰى اَنْ يَّكُوْنَ مَعَ السّٰجِدِيْنَ O [الحجر:31]

''سوائے ابلیس کے اس نے انکار کیا کہ سجدہ کرنے والوں کے ساتھ ہو''۔

• وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ط اَبٰى [طٰهٰ:116]

''اور جب ہم نے فرشتوں سے کہا کہ آدم کو سجدہ کرو تو ابلیس کے سوا سب نے سجدہ کیا اس نے انکار کر دیا''۔

• ابلیس کون تھا؟

لفظ ابـــلیـــس کا مادہ root word ب ل س ہے، اس کا معنی سخت مایوسی کے باعث غمگین ہونا،

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

بے خیر ہونا۔ شیطان کو بھی ابلیس اس لیے کہا گیا کہ وہ اللہ کی رحمت سے مایوس ہے۔ ابلیس جنوں میں سے تھا اور فرشتوں کے ساتھ آسمان پر رہنے کی وجہ سے اس حکم میں شامل تھا۔

• ... كَانَ مِنَ الْجِنِّ... ۝ [الكهف:50]

''... یہ جنوں میں سے تھا...''۔

• جنات کی تخلیق:

جنات کی تخلیق انسان سے پہلے ہوئی اور جنات آگ سے تخلیق کیے گئے۔

• وَالْجَآنَّ خَلَقْنٰهُ مِنْ قَبْلُ مِنْ نَّارِ السَّمُوْمِ ۝ [الحجر:27]

''اور اس سے پہلے جنات کو ہم نے لو کی آگ سے پیدا کیا''۔

• وَخَلَقَ الْجَآنَّ مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ ۝ [الرحمٰن:15]

''اور پیدا کیا جنات کو آگ کے شعلے سے''۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ

''فرشتے نور سے پیدا کیے گئے ہیں اور ابلیس سموم (گرم ہوا) کی آگ سے پیدا کیا گیا اور آدم علیہ السلام اس چیز (مٹی) سے پیدا کیے گئے جو تمہیں بتا دی گئی ہے''۔[السلسلة الصحيحة، ج:1، 458]

• سجدے سے انکار کی وجہ:

اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے ابلیس سے سجدہ نہ کرنے کی وجہ دریافت کی:

• قَالَ مَا مَنَعَكَ اَلَّا تَسْجُدَ اِذْ اَمَرْتُكَ ؕ ... ۝[الاعراف:12]

''فرمایا سجدہ کرنے سے تجھے کون سا امر مانع ہے جبکہ میں تجھے حکم دے چکا تھا...''

• قَالَ يٰٓاِبْلِيْسُ مَا مَنَعَكَ اَنْ تَسْجُدَ لِمَا خَلَقْتُ بِيَدَيَّ ؕ اَسْتَكْبَرْتَ اَمْ كُنْتَ مِنَ الْعَالِيْنَ ۝ [صٓ:75]

''فرمایا اے ابلیس! تجھے اسے سجدہ کرنے سے کس چیز نے روکا جسے میں نے اپنے ہاتھوں سے پیدا کیا؟ کیا تو نے تکبر کیا؟ یا تو بڑے سرکشوں میں سے ہے''۔

• قَالَ يٰٓاِبْلِيْسُ مَالَکَ اَلَّا تَكُوْنَ مَعَ السّٰجِدِيْنَo [الحجر:32]

''فرمایا اے ابلیس! تجھے کیا ہوا کہ تو سجدہ کرنے والوں کے ساتھ نہیں ہوتا؟''

ابلیس نے جواب دیا:

• ...قَالَ اَنَاخَيْرٌ مِّنْهُ ۚ خَلَقْتَنِىْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍo [الاعراف:12]

''۔۔۔اس نے کہا میں اس سے بہتر ہوں! آپ نے مجھ کو آگ سے پیدا کیا ہے اور آپ نے اس کو مٹی سے پیدا کیا ہے''۔

• قَالَ لَمْ اَكُنْ لِّاَسْجُدَ لِبَشَرٍ خَلَقْتَهٗ مِنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍo [الحجر:33]

''وہ بولا کہ میں ایسا نہیں کہ اس انسان کو سجدہ کروں جسے تو نے کھنکھناتی مٹی سے پیدا کیا ہے جو بدبودار، سیاہ کیچڑ سے ہے''۔

• ...قَالَ ءَاَسْجُدُ لِمَنْ خَلَقْتَ طِيْنًاo [بنیٓ اسرآئیل:61]

''اس نے کہا کیا میں اسے سجدہ کروں جسے تو نے مٹی سے پیدا کیا''۔

• رجیم:

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ابلیس کی بات کے جواب میں فرمایا:

• قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَاِنَّکَ رَجِيْمٌo [الحجر:34]

''فرمایا پس نکل جا اس سے بے شک تو مردود ہے''۔

• وَاِنَّ عَلَيْکَ اللَّعْنَةَ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِo [الحجر:35]

''اور بے شک تجھ پر بدلے کے دن تک خاص لعنت ہے''۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

❁ سیکھنے کی بات؟

1۔مٹی اور آگ کی صفات:

حقیقت میں مٹی آگ سے بہتر ہے کیونکہ آگ کی طبیعت میں فساد اور ضائع کرنا ہے۔مٹی کی طبیعت میں فائدہ پہنچانا اور اگانا۔آگ کی طبیعت میں ہلکا پن اور غصّہ دلانا ہے۔مٹی کی طبیعت میں سکون ہے۔ مٹی سے اللہ سبحانہ وتعالیٰ حیوانوں کے رزق پیدا کرتا ہے اور ان کے لباس اور ان کے گھر......آگ اس کے برعکس ہر چیز کو جلا دیتی ہے۔مٹی میں جب کوئی دانہ رکھا جاتا ہے تو وہ اسے کئی گنا زیادہ کر کے نکالتی ہے ......آگ اس کے برعکس ہے کہ جو بھی اس میں ڈالا جائے کھا جاتی ہے۔زمین کا وصف اللہ نے برکت کے ساتھ بیان کیا......اور جہاں تک آگ کا تعلق ہے تو وہ برکت لے جانے والی ہے۔اللہ نے زمین میں بہت سے فائدے اور روزیاں رکھیں ......پھل اور درخت ...... کانیں اور چشمے ......نباتات اور حیوانات وغیرہ ... [فقه القلوب محمد بن ابراهيم بن عبدالله التويجرى،جلد:1،ص:568]

یہاں غور طلب بات یہ ہے کہ ہم اگر اپنی شخصیت کا جائزہ لیں......کیا ہماری طبیعت میں مٹی کی صفات ہیں؟ کیا ہم بھی اتنے نفع مند ہیں جتنی مٹی فائدہ دیتی ہے؟ کیا ہم بھی مخلوق کے لیے خیر کا باعث ہیں؟

2 ۔آیتِ سجدہ:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جب آدم کا بیٹا سجدہ کی آیت تلاوت کرتا ہے پھر سجدہ کرتا ہے تو شیطان الگ ہو کر رونے لگتا ہے اور کہتا ہے:

ہائے افسوس! ابن آدم کو سجدہ کرنے کا حکم ہوا تو اس نے سجدہ کر لیا۔اس لیے اسے جنت ملے گی۔ مجھے سجدہ کرنے کا حکم ملا تھا میں نے نافرمانی کی تو میرے لیے آگ ہو گی''۔ [صحيح مسلم :244]

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

3۔ نماز کی حفاظت:

سورۃ البقرۃ آیت 34 پر غور کیجیے!

• اَبٰی وَاسۡتَکۡبَرَ وَکَانَ مِنَ الۡکٰفِرِیۡنَ○ [البقرۃ: 34]

''اس نے انکار کیا اور تکبر کیا اور وہ کافروں سے ہو گیا''۔

ابلیس نے ایک سجدہ سے انکار کیا اور کافر ہو گیا۔

اگر ہم ایک نماز چھوڑ دیں تو کتنے سجدے چھوڑ دیتے ہیں؟

ابلیس نے تکبر کی وجہ سے سجدہ نہ کیا اور ہم سستی کی وجہ سے نماز چھوڑ دیتے ہیں؟

جب ابلیس ایک آیت پر سجدہ ادا کرنے سے اتنا روتا ہے تو پوری نماز پر کس قدر روتا ہوگا؟ اور ہماری ایک سستی سے چھوڑی گئی نماز پر کتنا خوش ہوتا ہوگا؟

ابلیس کبھی بھی انسان کو خوش مزاج اور خوش اخلاق دیکھنا نہیں چاہتا بلکہ بدمزاج اور سست بنا دینا چاہتا ہے۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جب تم میں سے کوئی سویا ہوا ہوتا ہے تو شیطان اس کے سر کی گدی پر خوب اچھی طرح سے تین گرہیں لگا دیتا ہے۔ ہر گرہ کو اس کی جگہ پر مارتا (اور کہتا) ہے تم پر رات لمبی ہو! سوئے رہو! پھر اگر وہ بیدار ہو جائے اور اللہ کا ذکر کر لے تو گرہ کھل جاتی ہے پھر اگر وہ وضو کرتا ہے تو ایک (اور) گرہ کھل جاتی ہے۔ پھر اگر وہ نماز پڑھ لے تو اس کی ساری گرہیں کھل جاتی ہے۔ چنانچہ وہ خوش مزاج اور تروتازہ حالت میں صبح کرتا ہے''۔ [صحیح البخاری:3269]

4۔ رجیم:

رجیم کا معنی مردود اور ملعون ہے۔

قرآن کریم پڑھنے سے پہلے جو تعوذ پڑھنے کا حکم ہے اس پر غور کیجیے! وہاں بھی لفظ رجیم ہے۔

• فَاِذَا قَرَاۡتَ الۡقُرۡاٰنَ فَاسۡتَعِذۡ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ○ [النحل :98]

''پس جب تم قرآن پڑھو تو شیطان مردود سے (بچنے کے لیے) اللہ کی پناہ طلب کرو''۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

ابلیس ہمارا دشمن

• ابلیس کا مہلت مانگنا:

جب اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ابلیس کو مردود وملعون قرار دے دیا اور جنت سے نکل جانے کا حکم دیا تو اس موقع پر ابلیس نے مہلت مانگی:

• قَالَ رَبِّ فَاَنۡظِرۡنِیۡۤ اِلٰی یَوۡمِ یُبۡعَثُوۡنَ ○ [الحجر:36]

''کہنے لگا کہ اے میرے رب! مجھے اس دن تک کی ڈھیل دے کہ لوگ دوبارہ اٹھا کھڑے کیے جائیں''۔

• قیامت تک مہلت:

ابلیس نے قیامت تک مہلت مانگی، اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ابلیس کو قیامت تک مہلت دی یعنی ابلیس کی عمر قیامت تک ہے۔

• قَالَ فَاِنَّکَ مِنَ الۡمُنۡظَرِیۡنَ ○ [الحجر:37]

''فرمایا کہ بے شک تو مہلت دیے جانے والوں میں سے ہے''۔

• اِلٰی یَوۡمِ الۡوَقۡتِ الۡمَعۡلُوۡمِ ○ [الحجر:38]

''اس دن تک کہ (جس کا) وقت مقرر ہے''۔

• ابلیس نے مہلت کیوں مانگی؟

ابلیس کے مہلت مانگنے کی وجہ انسان سے دشمنی تھی، حسد تھا جیسا کہ اس کے اپنے الفاظ سے ظاہر ہے۔

• قَالَ اَرَءَیۡتَکَ ہٰذَا الَّذِیۡ کَرَّمۡتَ عَلَیَّ ۫ لَئِنۡ اَخَّرۡتَنِ اِلٰی یَوۡمِ الۡقِیٰمَۃِ لَاَحۡتَنِکَنَّ ذُرِّیَّتَہٗۤ اِلَّا قَلِیۡلًا ○ [بنیٓ اسرآئیل:62]

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

’’اس نے کہا کیا تو نے دیکھا کہ یہ ہے جسے تو نے میرے مقابلے میں عزت دی البتہ اگر تو نے مجھے بھی قیامت کے دن تک ڈھیل دی تو میں اس کی اولاد بجز بہت تھوڑے لوگوں کے، اپنے بس میں کرلوں گا‘‘۔

ابلیس نے مہلت مانگی ہی اس لیے کہ انسان کو بہکا سکے۔

- **انسان کو بہکانے کی قسم کھانا:**

جب اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے شیطان کو ملعون قرار دیا تو اس وقت شیطان نے انسان کو بہکانے کی قسم کھائی:

- **قَالَ فَبِمَآ اَغْوَیْتَنِیْ لَاَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِیْمَ**O [الاعراف:16]

’’اس نے کہا کہ بسبب اس کے کہ تو نے مجھ کو گمراہ کیا ہے، البتہ میں ضرور ان کے لیے تیرے سیدھے راستے پر بیٹھوں گا‘‘۔

- **قَالَ رَبِّ بِمَآ اَغْوَیْتَنِیْ لَاُزَیِّنَنَّ لَهُمْ فِی الْاَرْضِ وَلَاُغْوِیَنَّهُمْ اَجْمَعِیْنَ**O [الحجر:39]

’’کہا اے میرے رب بوجہ اس کے جو تو نے مجھے گمراہ کیا ہے البتہ میں ضرور زمین میں ان کے لیے مزین کروں گا اور میں ضرور ان سب کو بہکاؤں گا‘‘۔

ابلیس کو یہ بات اچھی طرح معلوم تھی کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے مخلص بندے اس کے جال میں پھنسنے والے نہیں، اس لیے اس بات کا اعتراف کیا کہ :

- **اِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِیْنَ**O[الحجر :40]

’’سوائے ان میں سے تیرے ان بندوں کے جو منتخب کر لیے گئے ہیں‘‘۔

[بنیٓ اسرآئیل:62] میں بھی لفظ **اِلَّا قَلِیْلًا** پر غور کریں تو اس سے مراد اللہ کے منتخب بندے ہیں۔

- **شیطان کیسے بہکاتا ہے؟**

- **ثُمَّ لَاٰتِیَنَّهُمْ مِّنْۢ بَیْنِ اَیْدِیْهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ وَعَنْ اَیْمَانِهِمْ وَعَنْ شَمَآئِلِهِمْ**ط

وَلَا تَجِدُ اَكْثَرَهُمْ شٰكِرِیْنَO [الاعراف:17]

''پھر میں ان پر حملہ کروں گا ان کے آگے سے اور ان کے پیچھے سے اور ان کے دائیں جانب سے اور ان کے بائیں جانب سے اور تو ان میں سے اکثر کو شکر گزار نہ پائے گا''۔

شیطان انسان کو ناشکرا بنا دیتا ہے۔

- **ابلیس کو دھتکارنا:**

ابلیس کو مہلت دینے کے بعد جب ابلیس نے انسان کو اللہ ﷻ کی راہ سے بہکانے کی قسم کھائی تو اللہ نے فرمایا:

- **قَالَ اخْرُجْ مِنْهَا مَذْءُوْمًا مَّدْحُوْرًا لَمَنْ تَبِعَکَ مِنْهُمْ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنْکُمْ اَجْمَعِیْنَ**O[الاعراف:18]

''فرمایا مذمت کیے ہوئے دھتکارے ہوئے (بن کر) اس سے نکل جاؤ! جو شخص ان میں سے تیرے پیچھے چلے گا میں ضرور تم سب سے جہنم بھر دوں گا''۔

- **وَاسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُمْ بِصَوْتِکَ وَاَجْلِبْ عَلَیْهِمْ بِخَیْلِکَ وَرَجِلِکَ وَشَارِکْهُمْ فِی الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ وَعِدْهُمْ وَمَا یَعِدُهُمُ الشَّیْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا**O [بنیٓ اسرآئیل:64]

''ان میں سے تو جسے بھی اپنی آواز سے بہکانے کی طاقت رکھتا ہے بہکا لے! اور ان پر اپنے سوار اور اپنے پیادے چڑھا لا اور ان کے مال اور اولاد میں ان کا شریک ہو جا اور ان سے وعدے کر! حالانکہ شیطان ان سے صرف دھوکہ دینے کا وعدہ کرتا ہے''۔

- **دو راستے:**

ابلیس کو مہلت ملنے کے بعد انسان کے لیے دو راستے مقرر ہو گئے:

1۔ مخلص بندوں کا راستہ   2۔ گمراہ بندوں کا راستہ

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

1۔ مخلص بندوں کا راستہ:

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ابلیس سے فرمایا کہ میرے مخلص بندوں پر تیرا زور نہیں چلے گا:

• اِنَّ عِبَادِیْ لَیْسَ لَکَ عَلَیْھِمْ سُلْطٰنٌ اِلَّا مَنِ اتَّبَعَکَ مِنَ الْغٰوِیْنَo

[الحجر:42]

''بے شک میرے بندوں پر تجھے کوئی غلبہ نہیں! ہاں لیکن جو گمراہ لوگ تیری پیروی کریں''۔

• اِنَّ عِبَادِیْ لَیْسَ لَکَ عَلَیْھِمْ سُلْطٰنٌ وَ کَفٰی بِرَبِّکَ وَکِیْلًاo

[بنی اسرائیل: 65]

''بے شک میرے سچے بندوں پر تیرا کوئی زور نہیں! اور تیرا رب کارسازی کرنے والا کافی ہے''۔

2۔ گمراہ بندوں کا راستہ:

• قَالَ اذْھَبْ فَمَنْ تَبِعَکَ مِنْھُمْ فَاِنَّ جَھَنَّمَ جَزَآؤُکُمْ جَزَآءً مَّوْفُوْرًاo

[بنیٓ اسرآئیل:63]

''فرمایا کہ جا ان میں سے جو بھی تیرا تابعدار ہو جائے گا تو یقیناً تم سب کی سزا جہنم ہے جو پورا پورا بدلہ ہے''۔

• ...اِلَّا مَنِ اتَّبَعَکَ مِنَ الْغٰوِیْنَo وَاِنَّ جَھَنَّمَ لَمَوْعِدُھُمْ اَجْمَعِیْنَo [الحجر:42-43]

''...لیکن ہاں جو گمراہ لوگ تیری پیروی کریں اور یقیناً ان سب کے وعدے کی جگہ جہنم ہے''۔

• لَھَا سَبْعَةُ اَبْوَابٍ ؕ لِکُلِّ بَابٍ مِّنْھُمْ جُزْءٌ مَّقْسُوْمٌo [الحجر: 44]

''جس کے سات دروازے ہیں ہر دروازے کے لیے ان کا ایک تقسیم شدہ حصّہ ہے''۔

❁ سیکھنے کی بات؟

1۔ عِبَادِیْ:

لفظ عِبَادِیْ پر غور کریں ''میرے بندے'' اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے انسان کو عزت دینے کے لیے اپنی طرف

نسبت کی ہے۔ یہ عزت انسان کو علم کی بنیاد پر عطا ہوئی۔ وہ علم جس کے ذریعہ انسان شیطان کی چالوں سے بچ جائے اور اپنے اللہ کا بندہ بن جائے۔

2۔ شیطانی بیماریاں:

تین قسم کی اخلاقی بیماریوں کا ذکر ملتا ہے۔ جو خالصتاً شیطان کی طرف سے ہیں:

i۔ **تکبر** = خود کو بڑا اور دوسرے کو حقیر سمجھنا۔ اپنی ''انا'' یا ''میں'' کے جال میں پھنسے رہنا۔
جیسا کہ شیطان نے کہا:

• ...اَنَا خَیۡرٌ مِّنۡہُ ۚ خَلَقۡتَنِیۡ مِنۡ نَّارٍ وَّ خَلَقۡتَہٗ مِنۡ طِیۡنٍ ٥ [الاعراف:12]

''۔۔۔ میں اس سے بہتر ہوں، آپ نے مجھ کو آگ سے پیدا کیا ہے جبکہ اس کو آپ نے مٹی سے پیدا کیا ہے''۔

ii۔ **حسد** = دل میں یہ خیال کہ جو نعمت اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اسے دی ہے وہ چھن جائے اور مجھے مل جائے، کسی کی نعمت دیکھ کر غمگین ہو جانا۔ جیسا کہ شیطان نے کہا:

• قَالَ اَرَءَیۡتَکَ ہٰذَا الَّذِیۡ کَرَّمۡتَ عَلَیَّ... [بنیٓ اسرآئیل :62]

'' کہنے لگا کیا دیکھا تو نے یہ جسے تو نے مجھ پر بزرگی دی ہے''۔

دل میں جلن و کڑھن کا احساس خالصتاً شیطانی جذبہ ہے۔ آگ میں بھی جلنے اور جلانے کے اوصاف ہیں اور شیطان بھی آگ سے تخلیق ہوا۔ حسد کا یہ شیطانی جذبہ انسان کو جلا کر رکھ دیتا ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے انسان کو جو علم عطا کیا (یعنی قرآن) تو اس علم میں حسد سے بچاؤ کے لیے سورۃ الفلق سکھائی۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ معمول بھی تھا کہ رات کو سوتے وقت سورۃ الاخلاص اور معوذتین پڑھ کر اپنی ہتھیلیوں پر پھونکتے پھر انہیں پورے جسم پر ملتے، پہلے سر، چہرے اور جسم کے اگلے حصّے پر ہاتھ پھیرتے اس کے بعد جہاں تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پہنچتے۔ تین مرتبہ ایسا کرتے۔
[بحواله صحيح البخاری:5017]

iii۔ **اپنی غلطی دوسرے پر ڈالنا:** یہ بھی ایک انتہائی بداخلاقی اور شیطانی بیماری ہے کہ غلطی خود کریں اور

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

پھر اپنی جان چھڑانے کے لیے اس کو دوسرے پر ڈال دیا جائے جیسا کہ یہاں شیطان کی بات سے ظاہر ہے:

• **قَالَ فَبِمَآ اَغْوَيْتَنِىْ...O** [الاعراف:16]

''اس نے کہا کہ بسبب اس کے کہ آپ نے مجھ کو گمراہ کیا ہے''۔

یعنی بات خود نہیں مانی اور آخر میں الزام اللہ سبحانہ وتعالیٰ کو دے رہا ہے۔

3۔آواز

ص و ت = آواز

غور کیجیے! اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے شیطان کو اذن دیا ہے کہ اپنی آواز کے ساتھ بہکا لے۔

آواز سے مراد پُرفریب دعوت یا گانے، موسیقی اور لہو ولعب کے دیگر آلات ہیں جن کے ذریعے سے شیطان بکثرت لوگوں کو گمراہ کر رہا ہے۔[تفسیر احسن البیان لصلاح الدین یوسف، ص:691]

اس کے علاوہ ہر وہ آواز شیطان کی آواز ہے جس میں گالی ہو۔ اپنے کانوں کو وہ آواز سنائیں جو شیطانی نہ ہو۔ اپنی زبان سے وہ الفاظ نکالیں جو شیطانی نہ ہوں کیونکہ جب آپ زبان سے کوئی لفظ نکالتے ہیں تو پہلے خود آپ کے کان اس لفظ کو سن رہے ہوتے ہیں۔ آپ اچھی گفتگو کریں گے تو سب سے پہلے خود آپ پر اچھے اثرات مرتب ہوں گے۔

غور کیجیے! ہمارے آس پاس بکھری انسانی آوازیں کس چیز کا مجموعہ ہیں؟...... یہ آوازیں لفظوں کا مجموعہ ہیں۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا فرمان ہے:

•**مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌO** [قٓ:18]

''انسان منہ سے کوئی لفظ نکال نہیں پاتا مگر اس کے پاس ایک نگہبان تیار ہے''۔

يَلْفِظُ پر غور کریں: اس کا مادہ ہے ل ف ظ

لفظ کا معنی ہے: پھینکنا۔

اور ہمارا ایک ایک لفظ جو ہم پھینک رہے ہیں مخالف کے دل پر جانے سے پہلے رقیب عتید لکھ لیتے ہیں۔

آواز کانوں میں پھینکی جاتی ہے۔ پھر ایسا نہیں ہوتا کہ ایک کان میں آواز داخل ہوئی اور دوسرے سے نکل گئی یا صرف ٹکرا کر گزر گئی۔ اس بات کو ایسے سمجھیں کہ جس طرح ہماری زمین میں کشش ثقل ہے اور یہ کشش ہمیں ڈولنے نہیں دیتی ہم ڈولتے نہیں۔ ایسی ہی ایک کشش کان میں بھی ہے جو آواز کو پکڑ لیتی ہے پھر یہ آواز کان کے ذریعہ جسم کے اندر تک جاتی ہے دماغ پر اثر انداز ہوتی ہے اور دل پر اثر انداز ہوتی ہے۔ والدین، استاد اور دوست ہر وقت ہمارے ساتھ نہیں ہوتے لیکن ہم ان کی باتیں نہیں بھولتے۔ جو بھی آواز ہم لفظوں میں ڈھالتے ہیں وہ درحقیقت مخالف کے دل پر پھینک رہے ہوتے ہیں۔ یہ لفظ آپ کی شخصیت کو بناتے ہیں۔ اگر اچھی آوازوں کے ساتھ اٹھنا، بیٹھنا ہے تو دل و دماغ جو آوازیں اپنے اندر جذب کریں گے تو جواب میں پھر ویسی ہی باتیں زبان سے ادا ہوں گی۔ ویسی ہی مسکراہٹ چہرے سے عیاں ہوگی اور اگر کان کے اندر شیطانی آواز جائے گی اور دل و دماغ اسے اپنے اندر جذب کریں گے۔ تو پھر ایک اور قسم کی شخصیت جنم لے گی۔ شیطانی آواز کے شور میں آپ مسکرانا بھول جائیں گے۔ آپ اس شور میں غصہ کریں گے۔ اچھی شخصیت کے لیے لازم ہے کہ دن و رات کی گھڑیوں میں کچھ لمحے اپنے لیے اس طرح خالص کریں کہ خاموش رہ کر کانوں کو تلاوت قرآن پاک سنوائیں۔

• **وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ** O [الاعراف:204]

''اور جب قرآن پڑھا جائے تو اس کی طرف کان لگا دیا کرو اور خاموش رہا کرو امید ہے کہ تم پر رحمت ہو''۔

غور کیجیے دو باتوں کا ذکر ہے:

1۔ **فَاسْتَمِعُوْا**...... پس کان لگا دیا کرو

2۔ **اَنْصِتُوْا**...... خاموش رہا کرو

یعنی رحمت کے نزول کے لیے تلاوت قرآن کے وقت دو باتوں غور سے سماعت اور خاموشی کا ہونا

لازم ہے۔

4۔آواز اور لہجے کا تعلق:

آواز اور لہجے کا گہرا تعلق ہے۔ بات کرتے وقت لہجے میں بدتمیزی، غصہ یا چیخ کر بات کرنا شیطانی اثرات کی علامات ہیں۔

سیدنا سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا اور جبکہ دو آدمی آپس میں گالی گلوچ کرر ہے تھے ان دونوں میں سے ایک شخص کا منہ سرخ ہو گیا اور گردن کی رگیں پھول گئیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بے شک میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں جس کو اگر یہ شخص کہہ لے تو اس سے وہ (غصہ) چلا جائے گا جو وہ پاتا ہے اگر یہ **اعوذ باللّٰہ من الشیطان** ''میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کی شیطان سے'' کہہ لے تو اس کا غصہ جاتا رہے گا۔[صحیح البخاری:3282]

لقمان رحمۃ اللہ نے اپنے بیٹے کو نصیحت یوں کی:

•**وَاغۡضُضۡ مِنۡ صَوۡتِکَ اِنَّ اَنۡکَرَ الۡاَصۡوَاتِ لَصَوۡتُ الۡحَمِیۡرِ** ○ [لقمٰن:19]

''اور اپنی آواز پست رکھ یقیناً آوازوں میں سب سے بدتر آواز گدھوں کی آواز ہے''۔

اس بات کو اس طرح سمجھیں کہ جیسے آپ کوئی گیند زمین پر زور سے ماریں تو اس میں دو قوتیں کام کر رہی ہوں گی:

1۔ زمین کی کشش ثقل gravity 2۔ خود آپ کی اپنی طاقت force

اسی طریقے سے جب لفظ منہ سے پھینکا جاتا ہے تو دو قوتیں کام کر رہی ہوتی ہیں۔

1۔ کان کی سماعت جو لفظ یا آواز کو پکڑتی یا catch کرتی ہے۔ [gravity]

2۔ لفظ پھینکنے کے لیے لہجہ کی طاقت۔[force]

کشش ثقل پر آپ کا اختیار نہیں یہ قدرت کا قانون ہے لیکن گیند پھینکنے کی قوت پر پورا کنٹرول ہے بالکل اسی طرح کان کی سماعت جو لفظ کو پکڑتی ہے سماعت پر اختیار نہیں لیکن لفظ پھینکنے کے لیے لہجہ پر پورا کنٹرول ہے۔لہٰذا احتیاط کیجیے!

5۔سختی کا علاج نرمی سے:

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا فرمان ہے:

- **...وَاغۡضُضۡ مِنۡ صَوۡتِکَ اِنَّ اَنۡکَرَ الۡاَصۡوَاتِ لَصَوۡتُ الۡحَمِیۡرِ** ۝ [لقمٰن: 19]

’’...اور اپنی آواز پست رکھ یقیناً آوازوں میں سب سے بدتر آواز گدھے کی آواز ہے‘‘۔

غور کیجیے! آیت میں دو مختلف آوازوں کا ذکر ہے:

1۔ پسندیدہ آواز (پست آواز) 2۔ ناپسندیدہ آواز (اونچی گدھے جیسی آواز)

کوشش کریں کہ پسندیدہ آواز سے ناپسندیدہ آواز کا خاتمہ کریں۔

اگر آپ پر کوئی چیخ رہا ہے اور آپ جواب میں اس سے بھی زیادہ زور سے اس پر چیخیں، آپ وقتی طور پر مخالف کا منہ اپنی چیخ سے بند کرنے میں کامیاب تو ہو جائیں گے لیکن یہ کامیابی آپ کی نہیں شیطان کی ہوگی لہٰذا سختی کا علاج نرمی سے کریں! اس جگہ سے اٹھ کر چلے جائیں! غصّہ کی حالت میں کوئی جواب نہ دیں! کیونکہ اس وقت شیطان حرکت میں ہوتا ہے، وہ اینٹ کا جواب پتھر سے دلوائے گا۔

جھگڑے میں گالی کو شامل کروائے گا اور پھر بات مار دھاڑ پر پہنچ جائے گی۔ اس کا بہترین علاج خاموشی ہے خود بھی خاموش ہو جائیں اور جو غصّہ میں ہے اس کو اپنے ہاتھوں سے پانی پلائیں۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

آدم وحوّا علیہما السلام جنت میں

ابلیس کوملعون قرار دینے اور حوّا علیہا السلام کی تخلیق کے بعد اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اس جوڑے کو جنت میں رکھا اور ساتھ میں نصیحت اس طرح فرمائی کہ:

• وَقُلْنَا يٰۤاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ وَكُلَا مِنْهَا رَغَدًا حَيْثُ شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَO [البقرۃ:35]

''اور ہم نے کہہ دیا کہ اے آدم! تم اور تمہاری بیوی جنت میں رہو! اور جہاں کہیں سے چاہو تم دونوں بافراغت کھاؤ لیکن تم دونوں اس درخت کے قریب بھی نہ جانا ورنہ تم ظالموں میں سے ہوجاؤ گے''۔

• فَقُلْنَا يٰۤاٰدَمُ اِنَّ هٰذَا عَدُوٌّ لَّكَ وَ لِزَوْجِكَ فَلَا يُخْرِجَنَّكُمَا مِنَ الْجَنَّةِ فَتَشْقٰىO[طٰہٰ:117]

''چنانچہ ہم نے کہا کہ اے آدم! بے شک یہ (شیطان) تیرا اور تیری بیوی کا دشمن ہے! ایسا نہ ہو کہ وہ تم دونوں کو جنت سے نکلوا دے کہ تو مصیبت میں پڑ جائے''۔

• اِنَّ لَكَ اَلَّا تَجُوْعَ فِيْهَا وَلَا تَعْرٰىO[طٰہٰ:118]

''بے شک یہاں تو تجھے یہ آرام ہے کہ نہ تو بھوکا ہوتا ہے نہ ننگا''۔

• وَاَنَّكَ لَا تَظْمَؤُا فِيْهَا وَلَا تَضْحٰىO[طٰہٰ:119]

''اور نہ تو یہاں پیاسا ہوتا ہے نہ دھوپ سے تکلیف اٹھاتا ہے''۔

نوٹ: درخت کا کوئی نام نہیں ملتا کہ وہ کس چیز کا درخت تھا۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

شیطان کا وسوسہ ڈالنا

• فَوَسْوَسَ اِلَيْهِ الشَّيْطٰنُ قَالَ يٰاٰدَمُ هَلْ اَدُلُّكَ عَلٰى شَجَرَةِ الْخُلْدِ وَمُلْكٍ لَّا يَبْلٰى O [طٰہٰ:120]

''لیکن شیطان نے اسے وسوسہ ڈالا کہنے لگا کہ اے آدم! کیا میں تجھے دائمی (زندگی کا) درخت اور ایسی بادشاہت جو کبھی پرانی نہ ہو کے بارے میں بتلاؤں''؟۔

• فَوَسْوَسَ لَهُمَا الشَّيْطٰنُ لِيُبْدِيَ لَهُمَا مَاوٗرِيَ عَنْهُمَا مِنْ سَوْاٰتِهِمَا وَقَالَ مَا نَهٰكُمَا رَبُّكُمَا عَنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَا مَلَكَيْنِ اَوْ تَكُوْنَا مِنَ الْخٰلِدِيْنَ O [الاعراف: 20]

''پھر شیطان نے ان دونوں کے دلوں میں وسوسہ ڈالا تا کہ ان کی شرم گاہیں جو ایک دوسرے سے پوشیدہ تھیں دونوں کے روبرو بے پردہ کر دے اور کہنے لگا کہ تمہارے رب نے تم کو صرف اس وجہ سے اس درخت سے منع کیا تھا کہ (اس کی وجہ سے) کہیں تم دونوں فرشتے نہ ہو جاؤ یا کہیں تم دونوں ہمیشہ زندہ رہنے والوں میں سے نہ ہو جاؤ''۔

• وَقَاسَمَهُمَآ اِنِّيْ لَكُمَا لَمِنَ النّٰصِحِيْنَ O [الاعراف:21]

''اور اس نے ان دونوں کے روبرو قسم کھالی کہ یقیناً میں تم دونوں کا خیر خواہ ہوں''۔

سیکھنے کی بات؟

1۔ وسوسہ کا پہلا تیر:

جنت میں نعمتیں اور آسائشیں آدم وحوّا علیہما السلام کو حاصل تھیں لہٰذا شیطان نے ان آسائشوں کا مزید لالچ ڈالنا شروع کیا۔ معلوم ہوا کہ شیطان نے انسان کے اندر جو وسوسہ کا پہلا تیر چلایا وہ لالچ تھا۔ کسی

بھی چیز کا لالچ دل میں آجانا شیطان کی چالوں میں سے ایک چال ہے۔غور کیجیے! شیطان نے لالچ اس طرح ڈالا:

1: شَجَرَةِ الْخُلْدِ [طٰہٰ: 120] .... ہمیشگی کا درخت۔

2: مُلْكٍ لَّا يَبْلٰى ○ [طٰہٰ:120]...................... ایسی بادشاہت جو کبھی ختم نہ ہو۔

3: تَكُوْنَا مِنَ الْخٰلِدِيْنَ ○ [الاعراف:20] ...... تم دونوں ہمیشہ رہنے والے ہو جاؤ۔

4: تَكُوْنَا مَلَكَيْنِ [الاعراف:20] .... تم دونوں فرشتے ہو جاؤ۔

2۔ وسوسہ:

وسوسہ سے مراد ہر وہ برا خیال ہے جو دل میں پیدا ہوتا ہے یا شیطان کی طرف سے ڈالا جاتا ہے۔ وسوسہ سے مراد وہم کی بیماری بھی ہے۔وہم کی بیماری میں پلٹ پلٹ کر ایک ہی بات کی طرف دھیان جاتا ہے۔ یہاں فرمایا:

• فَوَسْوَسَ اِلَيْهِ الشَّيْطٰنُ

پھر شیطان نے اس کی طرف وسوسہ ڈالا۔

جنت میں صرف درخت نہ تھا اور بھی نعمتیں تھیں لیکن شیطان دھیان کو بار بار درخت ہی کی طرف کھینچ رہا ہے اور بالآخر بھول میں مبتلا کر دیا۔ وہ جگہ جہاں آدم وحوّا علیہما السلام رکھے گئے آزمائش کی جگہ تھی بالکل ایسے جیسے آج اس گھڑی اس دنیا میں ہم مسلسل آزمائش میں ہیں۔ درخت آدم کے لیے نہیں تھا بالکل ایسے ہی اس دنیا میں کچھ چیزیں ہمارے لیے نہیں ہیں مثلاً شراب، سود، رشوت اور جھوٹ کے ذریعہ مال حرام کمانا وغیرہ لیکن شیطان انسان کو مسلسل وسوسہ ڈالتا ہے۔ پلٹ پلٹ کر آتا ہے۔

جیسے بھول میں مبتلا کرنے کے لیے بار بار آیا۔ چار باتوں کا لالچ دیا نہ صرف لالچ دیا بلکہ قسمیں تک کھانے لگا:

• وَقَاسَمَهُمَا ... ○ [الاعراف:21]

''اور ان دونوں کے روبرو قسم کھالی...''

نہ صرف قسمیں کھائیں بلکہ خود کو ناصح کہا:

لفظ الـنّٰصِحِیْنَ [الاعراف:21] پر غور کیجیے کہ شیطان نے جتایا کہ وہ خیر خواہ ہے۔

ہر ناصح جو خیر خواہ نظر آئے ضروری نہیں کہ وہ خیر خواہ ہی ہو۔کسی کی بھی بات کی اندھی تقلید نہیں کرنی چاہیے، بلکہ اس پر غور وفکر کرنا چاہیے، اس کی دلیل ڈھونڈنی چاہیے اور وجہ معلوم کرنی چاہیے پھر آگے بڑھنا چاہیے۔شیطان نے وسوسہ اس طرح ڈالا:

قسمیں کھائیں، خیر خواہی جتائی، سنہری باغ دکھائے۔

قرآن مجید شیطانی وسوسوں سے بچنے کی دعا یوں سکھاتا ہے:

- رَبِّ اَعُوْذُبِکَ مِنْ هَمَزٰتِ الشَّیٰطِیْنِo وَاَعُوْذُبِکَ رَبِّ اَنْ یَّحْضُرُوْنِo

[المؤمنون:97,98]

''اے میرے رب! میں شیطانی وسوسوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور میں پناہ چاہتا ہوں اس سے کہ وہ میرے پاس آئیں''۔

3۔ بے حیائی:

دنیا کی نعمتوں میں سب سے بڑی نعمت لباس کی نعمت ہے۔انسان اس بات کا تصور بھی نہیں کرسکتا کہ اس کے پاس ہر نعمت ہو لیکن لباس نہ ہو جو اس کی زینت ہے۔جنت کی نعمتوں میں سے سب سے بڑی نعمت لباس کی نعمت تھی اور شیطان اسی لباس کو اتروانا چاہتا ہے۔شیطان انسان کو بے حیا کر دینا چاہتا ہے۔غور کیجیے!

- ...لِیُبْدِیَ لَهُمَامَاوٗرِیَ عَنْهُمَا مِنْ سَوْاٰتِهِمَا...o [الاعراف:20]

"... تا کہ ان کی شرم گاہیں دونوں کے روبرو بے پردہ کر دے جو ایک دوسرے سے پوشیدہ تھیں"۔

• اللہ کی نصیحت:

- یٰبَنِیْٓ اٰدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَیْکُمْ لِبَاسًا یُّوَارِیْ سَوْاٰتِکُمْ وَرِیْشًا ؕ وَلِبَاسُ التَّقْوٰی ذٰلِکَ خَیْرٌ ؕ...o [الاعراف:26]

''اے آدم کی اولاد! یقیناً ہم نے تم پر لباس (کا حکم) نازل فرما دیا! جو تمہاری شرم گاہوں کو بھی چھپائے گا اور موجب زینت بھی ہو اور تقویٰ کا لباس یہ اس سے بڑھ کر ہے...''۔

• یٰبَنِیۡۤ اٰدَمَ خُذُوۡا زِیۡنَتَکُمۡ عِنۡدَ کُلِّ مَسۡجِدٍ... [الاعراف:31]

''اے اولادِ آدم! تم ہر سجدہ کے وقت اپنی زینت لے لیا کرو''۔

تقویٰ: برے کاموں کی سزا سے ڈر کر ان برے کاموں سے بچنا۔

تقویٰ کا لباس دل اور روح کا سکون ہے۔ انسان کتنا ہی بہترین لباس پہنے اگر اس کا دل بجھا ہوا ہو، وہ مطمئن نہ ہو تو اس کی زندگی ویران ہے۔ ظاہری لباس بھی پہننا ہے اور تقویٰ کا لباس بھی پہننا ہے کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے صرف جسم نہیں بنایا روح بھی دی ہے صرف جسم نہیں سجانا روح کو بھی سجانا ہے۔
جسم کی سجاوٹ کپڑوں سے ہے جب کہ روح کی سجاوٹ تقویٰ سے ہے۔

دلچسپ بات! قرآنِ کریم میں پوشاک کے لیے دو لفظ ملتے ہیں:

1۔لباس 2۔کسوۃ

جو پوشاک اپنے لیے ہو وہ لباس ہے اور جو دوسرے کے لیے تیار کی جائے وہ کسوۃ ہے۔
[مترادفات القرآن]

سورۃ البقرۃ میں زوجین کو جہاں نصیحت کی گئی ہے وہاں ایک دوسرے کی پوشاک کے لیے خاص طور پر لفظ لباس استعمال کیا گیا ہے جس کا معنی ہے اپنی ذاتی پوشاک۔

• ...هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمۡ وَاَنۡتُمۡ لِبَاسٌ لَّهُنَّ ط...O [البقرۃ:187]

''...وہ تمہارا لباس ہیں تم ان کا لباس ہو...''۔

معلوم ہوا کہ زوجین کا رشتہ مضبوط بندھن تب ہی اختیار کرے گا جب زوجین ایک دوسرے کے ایسے راز دار، ایسے حفاظت کرنے والے اور ایسی زینت بخشنے والے ہوں جیسے لباس کہ جو جسم کے عیب چھپاتا ہی نہیں بلکہ موسم کی سختیوں سردی گرمی سے محفوظ رکھتا ہے اور ساتھ انسان کی زینت بھی ہے۔
سورۃ الاعراف میں بھی جہاں تقویٰ کا ذکر ہے تو خاص طور پر لباس کا لفظ ملتا ہے۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

•...وَلِبَاسُ التَّقْوٰى ذٰلِكَ خَيْرٌ ؕ...o [الاعراف:26]

"...اور تقوٰی کا لباس یہ اس سے بڑھ کر ہے..."۔

تقوٰی کا لباس اسی وقت پہنا جا سکتا ہے جب انسان شیطان کے حملوں سے بچ سکے اور شیطان کے حملے کے بارے میں ہم پڑھ چکے ہیں کہ اس نے کہا:

•ثُمَّ لَاٰتِيَنَّهُمْ مِّنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ وَعَنْ اَيْمَانِهِمْ وَ عَنْ شَمَآئِلِهِمْ ؕ...o

[الاعراف:17]

"پھر میں ان کے پاس (حملہ کرنے) آؤں گا ان کے آگے سے بھی اور ان کے پیچھے سے بھی اور ان کی دائیں اطراف سے بھی اور ان کے بائیں اطراف سے بھی..."۔

آیت پر غور کیجیے! شیطان چار جہتوں سے حملہ کرتا ہے: آگے، پیچھے، دائیں اور بائیں۔

شیطانی حملوں سے بچنے کے لیے نبی اکرم ﷺ ایک دعا مانگا کرتے تھے جو صبح وشام کے اذکار میں آپ ﷺ کا معمول تھی۔ دعا پر بھی غور کیجیے تو انہی چار جہتوں سے بچنے کا ذکر ملے گا جہاں سے شیطان حملے کرتا ہے۔

• اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسالُکَ الْعَافِيَةَ فِی الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ،اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِیْ دِيْنِیْ وَدُنْيَایَ وَاَهْلِیْ وَمَالِیْ،اَللّٰهُمَّ اسْتُرْعَوْرَاتِیْ وَآمِنْ رَوْعَاتِیْ،اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِیْ مِنْ بَيْنِ يَدَیَّ وَمِنْ خَلْفِیْ وَعَنْ يَّمِيْنِیْ وَعَنْ شِمَالِیْ وَمِنْ فَوْقِیْ وَاَعُوْذُ بِعَظَمَتِکَ اَنْ اُغْتَالَ مِنْ تَحْتِیْ.

"اے اللہ! بے شک میں آپ سے دنیا اور آخرت میں عافیت مانگتا ہوں۔ اے اللہ! بے شک میں آپ سے اپنے دین، اپنی دنیا، اپنے اہل اور اپنے مال میں درگزر اور عافیت کا سوال کرتا ہوں، اے اللہ! میرے عیب ڈھانپ دے اور مجھے خوف سے امن دے۔

اے اللہ! میری حفاظت کر، میرے سامنے سے، میرے پیچھے سے، میرے دائیں سے، میرے بائیں سے اور میرے اوپر سے اور میں پناہ چاہتا ہوں تیری عظمت کے

ذریعے سے اس سے کہ میں نیچے سے ہلاک کیا جاؤں‘‘۔ [سنن أبي داؤد: 5074]

دعا کی جامعیت پر غور کریں کہ شیطان نے چار جگہوں سے حملہ کی ٹھانی ہے اور یہاں چھ کا ذکر ہے فَوْقِيْ اور تَحْتِيْ کا بھی اضافہ ہے یعنی شیطان سے مکمل حفاظت ہے۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

جب آدم وحوّا علیہما السلام وسوسہ کا شکار ہوئے

• وَلَقَدْ عَهِدْنَآ اِلٰٓى اٰدَمَ مِنْ قَبْلُ فَنَسِيَ وَلَمْ نَجِدْ لَهٗ عَزْمًاO[طٰهٰ: 115]

''اور ہم نے آدم کو پہلے ہی تاکیدی حکم دے دیا تھا لیکن وہ بھول گیا اور ہم نے ان میں عزم نہیں پایا''۔

• فَاَكَلَا مِنْهَا فَبَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا وَطَفِقَا يَخْصِفٰنِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ... [طٰهٰ :121]

''چنانچہ ان دونوں نے اس سے کچھ کھا لیا پس ان کے ستر کھل گئے اور وہ دونوں اپنے اوپر جنت کے پتے جوڑنے لگے...''۔

•فَدَلّٰهُمَا بِغُرُوْرٍ فَلَمَّا ذَاقَا الشَّجَرَةَ بَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا وَطَفِقَا يَخْصِفٰنِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ وَنَادٰىهُمَا رَبُّهُمَآ اَلَمْ اَنْهَكُمَا عَنْ تِلْكُمَا الشَّجَرَةِ وَاَقُلْ لَّكُمَآ اِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمَا عَدُوٌّ مُّبِيْنٌO[الاعراف: 22]

''سو ان دونوں کو فریب سے نیچے لے آیا پھر جب ان دونوں نے درخت کو چکھا دونوں کی شرم گاہیں ایک دوسرے کے روبرو بے پردہ ہو گئیں اور دونوں اپنے اوپر جنت کے پتے جوڑ جوڑ کر رکھنے لگے اور ان دونوں کے رب نے ان کو پکارا کیا میں تم دونوں کو اس درخت سے منع نہیں کر چکا تھا اور میں یہ نہ کہہ چکا تھا کہ شیطان تم دونوں کا صریح دشمن ہے؟''

۞ سیکھنے کی بات؟

1۔دو مشکلیں:

جنت میں آدم علیہ السلام کو دو مشکلیں پیش آئیں:

©AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

1:فَنَسِیَ [طٰهٰ: 115]

پس وہ بھول گیا

(بھول)

2: وَلَمۡ نَجِدۡ لَهٗ عَزۡمًا ۝ [طٰهٰ: 115]

اور ہم نے ان میں کوئی عزم نہیں پایا

(ارادے کی کمزوری)

فَنَسِیَ کا مادہ ن س ی ہے۔یعنی بھولنا۔

لفظ انسان کا مادہ root word بھی ن س ی ہے۔ یعنی بھولنا۔

آدم علیہ السلام بھول گئے اور وسوسہ کا شکار ہو گئے۔ آدم علیہ السلام کی اولاد، تمام انسانوں کے اندر بھولنے کی صفت ہے۔لہٰذا قرآن بار بار پڑھنے کا حکم ہے مسلسل یاددہانی ہے تاکہ انسان بھول کر شیطانی وسوسہ کا شکار نہ ہو جائے۔

2۔حیا:

لفظ یَخۡصِفٰنِ پر غور کیجیے!

مادہ یا root word: خ ص ف۔ معنی: جوڑنا اور چپکانا۔

آدم وحوا علیہما السلام سے جب غلطی ہوئی اور جسم برہنہ ہوا تو سب سے پہلا کام اپنے جسم کو ڈھانکنے کی فکر کی اور بہشت کے پتے اپنے اوپر جوڑنے لگے۔معلوم ہوا کہ حیا انسان کے اندر رکھ دی گئی ہے۔ حیا فطری تقاضا ہے۔اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے انسان کو باحیا پیدا کیا ہے دراصل یہی حیا اس کو حیوان سے ممتاز کرتی ہے۔

حیا ایمان کا حصہ ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک انصاری شخص کے پاس سے گزرے اس حال میں کہ وہ اپنے بھائی سے کہہ رہے تھے کہ تم اتنی شرم کیوں کرتے ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصاری سے فرمایا:

''اس کو اس کے حال پر رہنے دو! کیونکہ حیا ایمان کا ایک حصہ ہے'' ۔[صحیح البخاری :24]

• اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی نصیحت:

یٰبَنِیۡۤ اٰدَمَ لَا یَفۡتِنَنَّکُمُ الشَّیۡطٰنُ کَمَاۤ اَخۡرَجَ اَبَوَیۡکُمۡ مِّنَ الۡجَنَّۃِ یَنۡزِعُ عَنۡهُمَا لِبَاسَهُمَا لِیُرِیَهُمَا سَوۡاٰتِهِمَا ؕ اِنَّهٗ یَرٰىکُمۡ هُوَ وَقَبِیۡلُهٗ مِنۡ حَیۡثُ لَا تَرَوۡنَهُمۡ ؕ اِنَّا جَعَلۡنَا

©AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

الشَّيٰطِيۡنَ اَوۡلِيَآءَ لِلَّذِيۡنَ لَا يُـؤۡمِنُوۡنَ O[الاعراف:27]

’’اے اولادِ آدم! شیطان تم کو کسی خرابی میں نہ ڈال دے جیسا کہ اس نے تمہارے ماں باپ کو جنت سے باہر نکلوا دیا، اس نے ان دونوں سے ان کا لباس بھی اتروا دیا تا کہ وہ ان کو ان دونوں کی شرم گاہیں دکھائے۔ بے شک وہ اور اس کا لشکر تم کو ایسے طور پر دیکھتا ہے جس طور پر تم ان کو نہیں دیکھتے ہو۔ بے شک ہم نے شیطانوں کو ان ہی لوگوں کا دوست بنایا ہے جو ایمان نہیں لاتے‘‘۔

اللہ کی نصیحت سے معلوم ہوا کہ شیطان انسان کی حیا پر حملہ کرتا ہے۔ انسان کو بے حیا کر دینا چاہتا ہے۔ ایک اور جگہ پر اللہ فرماتا ہے:

اِنَّمَا يَاۡمُرُكُمۡ بِالسُّوۡٓءِ وَالۡـفَحۡشَآءِ...O [البقرۃ: 169]

’’بے شک وہ (شیطان) تم کو برائی کا اور بے حیائی کا حکم دیتا ہے...‘‘۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

آدم وحوّا علیہما السلام کی توبہ

آدم وحوّا علیہما السلام کو جب اپنی غلطی کا احساس ہوا تو اللہ ﷻ نے کلمات سکھائے:

• فَتَلَقّٰٓی اٰدَمُ مِنۡ رَّبِّہٖ کَلِمٰتٍ... [البقرۃ:37]

''پس آدم نے اپنے رب سے چند باتیں سیکھ لیں...''۔

وہ کلمات کیا تھے؟ وہ کلمات توبہ کے کلمات تھے:

• رَبَّنَا ظَلَمۡنَاۤ اَنۡفُسَنَا ٜ وَاِنۡ لَّمۡ تَغۡفِرۡ لَنَا وَتَرۡحَمۡنَا لَنَکُوۡنَنَّ مِنَ الۡخٰسِرِیۡنَ ۝ [الاعراف:23]

''اے ہمارے رب! ہم نے اپنے نفسوں پر ظلم کیا اور اگر تو ہماری مغفرت نہیں کرے گا اور ہم پر رحم نہیں کرے گا تو یقیناً ہم نقصان پانے والوں میں سے ہو جائیں گے''۔

اللہ ﷻ نے آدم وحوّا علیہما السلام کی توبہ قبول فرمائی:

• فَتَابَ عَلَیۡہِ اِنَّہٗ ھُوَ التَّوَّابُ الرَّحِیۡمُ ۝ [البقرۃ: 37]

''پس وہ ان پر مہربان ہوا کیونکہ وہی بہت توبہ قبول کرنے والا بہت رحم کرنے والا ہے''۔

• ثُمَّ اجۡتَبٰہُ رَبُّہٗ فَتَابَ عَلَیۡہِ وَھَدٰی ۝ [طٰہٰ: 122]

''پھر اس کے رب نے اُسے نوازا پھر اس کی توبہ قبول کی اور اس کی راہ نمائی کی''۔

❁ سیکھنے کی بات؟

1۔ غلطی کا احساس:

شیطان کو غلطی کا احساس نہیں تھا لہٰذا توبہ کی طرف توجہ نہ دی بلکہ خالق کائنات سے جھگڑا کیا، بحث کی، نتیجہ میں ملعون ٹھہرا۔ دوسری طرف آدم وحوّا علیہما السلام سے غلطی ہوئی تو اُن کو غلطی کا احساس تھا،

©AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

ایک ندامت تھی۔ غلطی کا احساس ہونا اور توبہ کی طرف مائل ہونا پیغمبرانہ صفات ہیں۔ غلطی کا احساس نہ ہونا، الٹا جھگڑا کرنا اور بحث پر بحث کیے جانا شیطانی صفات ہیں۔

2۔ اللہ کی محبت:

سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''بے شک شیطان نے کہا یارب تیری عزت کی قسم! میں تیرے بندوں کو مسلسل بہکاتا رہوں گا جب تک ان کی روحیں ان کے جسموں میں رہیں گی چنانچہ رب تبارک وتعالیٰ نے فرمایا: میری عزت اور میرے جلال کی قسم! میں ان کو مسلسل بخشتا رہوں گا جب تک یہ مجھ سے بخشش مانگتے رہیں گے''۔

[السلسلة الصحيحة، ج:1، 104]

غلطی کا احساس ہونا، شرمندہ ہونا اور اعتراف کرنا انسان کو اللہ سے قریب کرتا ہے۔ آدم وحوّا علیہما السلام کو غلطی کا احساس ہوا اور اللہ کی رحمت نے جوش مارا اور فوراً توبہ کے کلمات سکھائے۔ لہٰذا جب بھی کوئی گناہ ہوجائے (اللہ کی نافرمانی، والدین یا استاد کی نافرمانی، دوستوں یا بھائی بہنوں کے ساتھ بدتمیزی) یا پچھلا کوئی گناہ یاد آجائے تو مزید جھگڑا بڑھانے کی بجائے آدم وحوّا علیہما السلام کی توبہ کے یہ کلمات دہرایے اور اللہ کی محبت پالیجیے۔

3. نماز کے بعد استغفار:

سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں، جب رسول اللہ ﷺ سلام پھیر کر اپنی نماز سے فارغ ہوتے تو تین مرتبہ استغفار فرماتے اور فرماتے:

• **اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَ مِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَاذَالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ.**

''اے اللہ! تو سلام ہے اور تجھ سے ہی سلامتی ہے۔ اے عزت وجلال کے مالک! تو بڑی برکتوں والا ہے''۔

امام اوزاعی (حدیث کے راویوں میں سے ایک راوی) سے پوچھا گیا:

آپ ﷺ استغفار کیسے کرتے تھے؟ انھوں نے کہا آپ ﷺ فرماتے تھے:

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ... اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ میں اللہ سے بخشش مانگتا ہوں۔ [صحيح مسلم:1334]

آدم وحوّا علیہما السلام زمین پر

جیسا کہ ہم پڑھ چکے ہیں کہ اللہ ﷻ نے آدم علیہ السلام کی تخلیق سے پہلے ہی فرشتوں کو یہ بات بتائی تھی کہ جو مخلوق ہوگی وہ درحقیقت زمین کی ہوگی۔

• ...فِی الۡاَرۡضِ خَلِیۡفَةً... [البقرة:30]

لہٰذا اب آدم وحوّا علیہما السلام کو زمین پر اتارا جا رہا ہے۔

اللہ ﷻ نے فرمایا:

• قَالَ اهۡبِطُوۡا بَعۡضُکُمۡ لِبَعۡضٍ عَدُوٌّ ۚ وَلَکُمۡ فِی الۡاَرۡضِ مُسۡتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ اِلٰی حِیۡنٍO [الاعراف:24]

"فرمایا اتر جاؤ کہ تمہارا بعض بعض کا دشمن ہے اور تمہارے لیے زمین میں رہنے کی جگہ ہے اور نفع حاصل کرنا ہے ایک وقت تک"۔

• قَالَ فِیۡهَا تَحۡیَوۡنَ وَفِیۡهَا تَمُوۡتُوۡنَ وَمِنۡهَا تُخۡرَجُوۡنَO [الاعراف:25]

"فرمایا اس میں زندگی بسر کروگے اور اسی میں تم مروگے اور اسی میں سے پھر نکالے جاؤ گے"۔

• قَالَ اهۡبِطَا مِنۡهَا جَمِیۡعًاۢ بَعۡضُکُمۡ لِبَعۡضٍ عَدُوٌّ ۚ...O [طٰه:123]

"فرمایا تم دونوں اس سے اتر جاؤ، تم سب آپس میں ایک دوسرے کے دشمن ہو"۔

• **ہدایت کا راستہ:**

اللہ ﷻ نے آدم وحوّا علیہما السلام کے ساتھ ابلیس کو بھی زمین پر اتارا۔

ہم پڑھ چکے ہیں کہ ابلیس نے مہلت مانگی تھی اور اللہ ﷻ نے اسے مہلت دی ہے۔ لہٰذا جب اللہ ﷻ نے انسان کو زمین پر اتارا تو ابلیس کی چالوں اور حملوں سے بچنے کے لیے ساتھ ہدایت کا راستہ یوں دکھایا:

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

• ...فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ مِّنِّىْ هُدًى فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَاىَ فَلَا يَضِلُّ وَلَا يَشْقٰىO[طٰه:123]

’’... پھر جب کبھی تمہارے پاس میری طرف سے ہدایت پہنچے تو جو میری ہدایت کا اتباع کرے تو نہ وہ بہکے گا اور نہ تکلیف میں پڑے گا‘‘۔

• وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِىْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا وَّنَحْشُرُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

اَعْمٰىO [طٰه:124]

’’اور جو میری یاد سے روگردانی کرے گا تو بے شک اس کی زندگی میں تنگی رہے گی اور ہم اسے بروز قیامت اندھا کر کے اکٹھا کریں گے‘‘۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے مختلف زمانوں میں انسان کی ہدایت کے لیے آدم علیہ السلام کی اولاد سے انبیا کرام علیہم السلام بھیجے۔

• يٰبَنِىْٓ اٰدَمَ اِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِىْ ...O [الاعراف:35]

’’اے اولادِ آدم! اگر تمہارے پاس پیغمبر آئیں جو تم ہی میں سے ہوں جو میرے احکام تم سے بیان کریں...‘‘۔

• اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ مِنْ ذُرِّيَّةِ اٰدَمَ ...O[مریم:58]

’’انبیا میں سے یہی وہ لوگ ہیں جن پر اللہ نے فضل و کرم کیا جو اولادِ آدم میں سے ہیں...‘‘۔

سیکھنے کی بات؟

1۔ زمینی مخلوق:

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے جب آدم علیہ السلام کو تخلیق کرنے کا ارادہ کیا تو ساتھ میں فرمایا کہ مخلوق زمین کی ہوگی یعنی آدم علیہ السلام کسی گناہ کے سبب یا بطور سزا زمین پر نہیں اتارا گیا۔ اس لیے یہ خیال درست نہیں کہ آدم علیہ السلام درخت کا پھل نہ کھاتے تو ہم جنت میں ہوتے۔ آیت پر غور کریں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا فرمان ہے:

• ...فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃً... [البقرۃ:30]

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو خود توبہ کے کلمات سکھائے:

• فَتَلَقّٰی اٰدَمُ مِنْ رَّبِّہٖ کَلِمٰتٍ... [البقرۃ:37]

''پس آدم نے اپنے رب سے چند باتیں سیکھ لیں...''۔

سیدنا ابو ہریرہؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''موسیٰ علیہ السلام اور آدم علیہ السلام نے آپس میں بحث کی۔ موسیٰ علیہ السلام نے ان سے کہا: آپ وہی آدم علیہ السلام ہیں کہ آپ کی لغزش نے آپ کو جنت سے نکالا۔

آدم علیہ السلام نے انہیں جواب دیا تم وہی موسیٰ (علیہ السلام) ہو کہ تمہیں اللہ نے اپنی رسالت اور کلام سے نوازا، پھر تم مجھے ایک ایسی بات پر ملامت کرتے ہو جو میرے پیدا ہونے سے پہلے میرا مقدر بن چکی تھی؟

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

آدم علیہ السلام، موسیٰ علیہ السلام پر غالب آ گئے''۔ آپ نے یہ جملہ دو مرتبہ فرمایا۔[صحیح البخاری:3409]

اگر سزا دینی مقصود ہوتی تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ توبہ کے کلمات نہ سکھاتے۔

• فَتَابَ عَلَیْہِ اِنَّہٗ ھُوَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ O[البقرۃ:37]

''پس وہ ان پر مہربان ہوا کیونکہ وہی بہت توبہ قبول کرنے والا بہت رحم کرنے والا ہے''۔

آدم علیہ السلام کے دل میں گناہ کا احساس ہونا، پھر اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا توبہ کے کلمات سکھانا، پھر آدم علیہ السلام کا توبہ کے کلمات سیکھنا، پھر اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا توبہ قبول کرنا۔

• ثُمَّ اجْتَبٰہُ رَبُّہٗ فَتَابَ عَلَیْہِ وَھَدٰی O [طٰہٰ:122]

''پھر اس کے رب نے نوازا پھر اس کی توبہ قبول کی اور اس کی راہ نمائی کی''۔

مذکورہ آیت پر غور کریں تو آدم علیہ السلام پر توبہ کی تین برکتوں کا ذکر ہے:

1. چن لیا...... 2. مہربان ہوا...... 3. راہ نمائی کی۔

یہ سب انسانیت کی معراج ہے۔ اگر توبہ کا احساس ہی دل میں نہ گزرے، گناہ کی خبر ہی نہ ہو، اپنی

غلطی کا احساس ہی نہ ہو تو ابلیس اور انسان میں کیا فرق باقی رہ جائے گا۔

2۔ انبیا کرام علیہم السلام انسان تھے:

جتنے بھی انبیا کرام علیہم السلام اس زمین پر لوگوں کی ہدایت کے لیے اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے بھیجے وہ سب آدم علیہ السلام کی اولاد میں سے تھے اور انسان تھے۔

• وَمَآ اَرۡسَلۡنَا مِنۡ قَبۡلِکَ اِلَّا رِجَالًا نُّوۡحِیۡۤ اِلَیۡہِمۡ...[یوسف:109]

''ہم نے آپ سے پہلے جتنے بھی رسول بھیجے وہ مرد ہی تھے جن پر ہم وحی کرتے تھے...''۔

3۔ زمین پر اترنے کی جگہ:

آدم علیہ السلام کو زمین پر کس جگہ اتارا گیا؟

اس کے بارے میں کئی روایات ملتی ہیں جن میں کئی مقامات کا ذکر ملتا ہے۔ ان میں ایک روایت یہ ہے کہ آدم علیہ السلام ہندوستان کے علاقہ سیلون کے جزیرہ سراندیپ میں بوذ پہاڑ پر اترے تھے۔

ابن بطوطہ اپنے سفرنامے میں لکھتے ہیں:

''میں اس جزیرے میں گیا تو میرا اصل مقصد آدم علیہ السلام کے قدم مبارک کے نشان کی زیارت کرنا تھا۔ اس جزیرے کے لوگ آدم علیہ السلام کو بابا اور حوّا علیہا السلام کو ماما کہتے ہیں''۔

قدم مبارک کے نشان کی زیارت کا آغاز عبداللہ بن خضیف رحمہ اللہ سے ہوا۔

[اطلس القرآن لدکتور شوقی ابو خلیل، ص:27]

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

آدم وحوّا علیہما السلام کی اولاد

• یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِیْرًا وَّنِسَآءًۚ...o [النسآء:1]

''اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور اسی سے اس کے زوج کو پیدا کیا اور ان دونوں سے بہت سے مرد اور عورتیں پھیلا دیے...''۔

قرآن کریم میں آدم علیہ السلام کی اولاد کا ذکر دو طرح سے ملتا ہے۔

1۔ ایک ذکر الاعراف 172 میں ملتا ہے جس میں وعدہ الست کا ذکر ہے۔

2 ۔ دوسرا قصہ ہابیل وقابیل۔

1۔ وعدہ الست:

• وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْۢ بَنِیْۤ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّیَّتَهُمْ وَاَشْهَدَهُمْ عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْۚ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْؕ قَالُوْا بَلٰىۚ شَهِدْنَاۚ اَنْ تَقُوْلُوْا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اِنَّا كُنَّا عَنْ هٰذَا غٰفِلِیْنَo

[الاعراف:172]

''اور جب آپ کے رب نے اولادِ آدم کی پشت سے ان کی اولاد کو نکالا اور ان سے ان ہی کے خلاف اقرار لیا (اور فرمایا) کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ ان سب نے جواب دیا کیوں نہیں ہم سب گواہ بنتے ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ تم لوگ قیامت کے دن یوں کہو کہ ہم تو بے خبر تھے''۔

یہ عہد الست کہلاتا ہے۔ یہ عہد آدم علیہ السلام کی تخلیق کے بعد ان کی پشت سے ہونے والی تمام اولاد سے لیا گیا۔

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مذکورہ آیت کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا:

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

رسول اللہ ﷺ سے اس کے متعلق سوال کیا جا رہا تھا تو میں نے سنا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''بے شک اللہ نے آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا پھر ان کی پشت پر اپنا دایاں ہاتھ پھیرا اور ان کی اولاد نکالی اور فرمایا: میں نے انہیں جنت کے لیے پیدا کیا ہے اور یہ جنتیوں والے عمل کریں گے۔ پھر ان کی پشت پر دوبارہ ہاتھ پھیرا اور مزید اولاد ظاہر ہوئی اور ارشاد فرمایا: میں نے انہیں جہنم کے لیے پیدا کیا ہے اور یہ جہنمیوں والے عمل کریں گے''۔

ایک آدمی نے کہا: اللہ کے رسول! تب عمل کس لیے ہے؟

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ''بے شک اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کو جنت کے لیے پیدا فرماتا ہے تو اسے جنتیوں والے عمل کرنے پر مامور کر دیتا ہے یہاں تک کہ وہ شخص اہلِ جنت کے اعمال میں سے کوئی عمل کرتے ہوئے مر جاتا ہے۔ اور جب وہ کسی بندے کو آگ کے لیے پیدا فرماتا ہے تو اسے جہنمیوں والے عمل پر مامور کر دیتا ہے اور وہ شخص جہنمیوں کے اعمال میں سے کوئی عمل کرتے ہوئے مر جاتا ہے۔ چنانچہ وہ (عمل) اس کو آگ میں داخل کروا دیتا ہے''۔ [سنن أبی داؤد:4703]

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا:

قیامت کے دن ایک جہنمی سے کہا جائے گا کہ اگر تیرے پاس پوری دنیا کا مال و دولت ہو تو کیا تو فدیہ کے طور پر وہ سب دے دے گا؟

وہ کہے گا: ہاں۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ فرمائے گا کہ میں نے تجھ سے اس سے زیادہ آسان چیز کا مطالبہ کیا تھا جب تو آدم علیہ السلام کی پشت میں تھا۔ اس وقت میں نے تجھ سے ایک وعدہ لیا تھا کہ تو میرے ساتھ شریک نہیں کرے گا لیکن تو نے پھر بھی شریک کیا۔ [بحواله صحيح البخاری:6557]

اللہ سبحانہ وتعالیٰ اولادِ آدم سے قیامت کے دن عہد الست کے بارے میں یوں سوال کرے گا:

• اَلَمْ اَعْهَدْ اِلَيْكُمْ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ اَنْ لَّا تَعْبُدُوا الشَّيْطٰنَ ۚ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۝ [یٰسٓ:60]

''اے اولادِ آدم! کیا میں نے تم سے وعدہ نہ لیا تھا کہ تم شیطان کی عبادت نہیں کرو گے کیونکہ وہ تو تمہارا کھلا دشمن ہے''۔

سیکھنے کی بات؟

• فطرتِ سلیم:

عہد الست کی آیات اور احادیث سے معلوم ہوا کہ آدم علیہ السلام کی ہر اولاد فطرتِ سلیم یعنی توحید پر پیدا ہوتی ہے۔اس بات کی مزید وضاحت یہ آیت کرتی ہے:

• **فَاَقِمۡ وَجۡهَكَ لِلدِّيۡنِ حَنِيۡفًا ؕ فِطۡرَتَ اللّٰهِ الَّتِىۡ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيۡهَا...** O [الروم :30]

''پس آپ یکسو ہو کر اپنا چہرہ دین کی طرف متوجہ کر دیں اللہ کی فطرت وہ ہے جس پر اس نے لوگوں کو پیدا کیا...''۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''ہر بچہ فطرت پر پیدا کیا جاتا ہے لیکن پھر اس کے ماں باپ اس کو یہودی، عیسائی اور مجوسی وغیرہ بنا دیتے ہیں...''۔[صحیح البخاری:4775]

2 ۔ قصّہ ھابیل و قابیل:

• **وَاتۡلُ عَلَيۡهِمۡ نَبَاَ ابۡنَىۡ اٰدَمَ بِالۡحَـقِّ ۘ اِذۡ قَرَّبَا قُرۡبَانًا فَتُقُبِّلَ مِنۡ اَحَدِهِمَا وَلَمۡ يُتَقَبَّلۡ مِنَ الۡاٰخَرِ ؕ قَالَ لَاَقۡتُلَـنَّكَ ؕ قَالَ اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الۡمُتَّقِيۡنَ** O[المآئدة:27]

''اور تم ان کو آدم کے دونوں بیٹوں کا حال بھی سچ سچ سنا دو جب ان دونوں نے ایک قربانی پیش کی تو ان میں سے ایک کی قبول کر لی گئی جبکہ دوسرے کی قبول نہ کی گئی تو وہ کہنے لگا کہ میں تجھے مار ہی ڈالوں گا، اس نے کہا اللہ تقوٰی والوں سے ہی قبول کرتا ہے''۔

• **لَئِنۡۢ بَسَطْتَّ اِلَىَّ يَدَكَ لِتَقۡتُلَنِىۡ مَاۤ اَنَا بِبَاسِطٍ يَّدِىَ اِلَيۡكَ لِاَقۡتُلَكَ‌ ۚ اِنِّىۡۤ اَخَافُ اللّٰهَ رَبَّ الۡعٰلَمِيۡنَ** O[المائدة:28]

''اگر تو نے میری طرف اپنا ہاتھ پھیلایا تا کہ تو مجھے قتل کر دے لیکن میں تیری طرف ہرگز اپنے ہاتھ نہیں پھیلاؤں گا کہ میں تجھے قتل کر دوں کیونکہ میں تو اللہ رب العالمین سے خوف کھاتا ہوں''۔

AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

• اِنِّیۡۤ اُرِیۡدُ اَنۡ تَبُوۡٓاَ بِاِثۡمِیۡ وَاِثۡمِکَ فَتَکُوۡنَ مِنۡ اَصۡحٰبِ النَّارِ ۚ وَذٰلِکَ جَزٰٓؤُا الظّٰلِمِیۡنَ ○ [المائدۃ: 29]

''بے شک میں تو چاہتا ہوں کہ تو میرا گناہ اور اپنا گناہ اپنے سر پر رکھ لے پھر تو آگ والوں میں شامل ہو جائے اور ظالموں کا یہی بدلہ ہے''۔

• فَطَوَّعَتۡ لَہٗ نَفۡسُہٗ قَتۡلَ اَخِیۡہِ فَقَتَلَہٗ فَاَصۡبَحَ مِنَ الۡخٰسِرِیۡنَ ○ [المائدۃ:30]

''پس اسے اس کے نفس نے اپنے بھائی کے قتل پر آمادہ کیا تو اس نے اسے قتل کر ڈالا پھر وہ نقصان پانے والوں میں سے ہو گیا''۔

• فَبَعَثَ اللّٰہُ غُرَابًا یَّبۡحَثُ فِی الۡاَرۡضِ لِیُرِیَہٗ کَیۡفَ یُوَارِیۡ سَوۡءَۃَ اَخِیۡہِ قَالَ یٰوَیۡلَتٰۤی اَعَجَزۡتُ اَنۡ اَکُوۡنَ مِثۡلَ ہٰذَا الۡغُرَابِ فَاُوَارِیَ سَوۡءَۃَ اَخِیۡ فَاَصۡبَحَ مِنَ النّٰدِمِیۡنَ ○ [المائدۃ:31]

''پھر بھیجا اللہ نے ایک کوّے کو، جو زمین کھود رہا تھا تاکہ اسے دکھائے کہ وہ کس طرح اپنے بھائی کی لاش کو چھپا دے۔ کہنے لگا: ہائے افسوس! میں اس کوّے سے بھی گیا گزرا ہو گیا کہ اس کوّے کی طرح اپنے بھائی کی لاش کو دفنا دیتا؟ پھر تو بڑا ہی پشیمان اور شرمندہ ہو گیا''۔

❁ سیکھنے کی بات؟

1۔ پہلا حسد:

حسد کا جذبہ خالصتاً شیطانی جذبہ ہے۔ شیطان نے اسی حسد کے سبب انسان سے دشمنی کی۔ یہ زمین پر انسان کا انسان سے پہلا حسد ہے۔ جس کی آگ اس قدر گہری تھی کہ ایک بھائی نے اپنے ہی بھائی کو قتل کر دیا۔ اپنا ایمان حسد کی نظر کر دیا اور خسارہ پانے والوں میں سے ہو گیا:

•فَطَوَّعَتْ لَهٗ نَفْسُهٗ قَتْلَ اَخِيْهِ فَقَتَلَهٗ فَاَصْبَحَ مِنَ الْخٰسِرِيْنَO [المآئدة:30]

''پس اسے اس کے نفس نے اپنے بھائی کے قتل پر آمادہ کیا تو اس نے اسے قتل کر ڈالا پھر وہ نقصان پانے والوں میں سے ہو گیا''۔

2۔ پہلا قتل:

یہ زمین پر پہلا قتل تھا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جب بھی کوئی انسان ظلم سے قتل کیا جاتا ہے تو آدم علیہ السلام کے سب سے پہلے بیٹے کے نامہ اعمال میں بھی اس قتل کا گناہ لکھا جاتا ہے کیونکہ قتلِ ناحق کی بنیاد سب سے پہلے اسی نے قائم کی تھی''۔

[صحیح البخاری:3335]

3۔ پہلی قبر:

ایک کوّے کا آکر انسان کو تدفین کے مراحل سکھانے اور زمین کھودنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ زمین پر پہلی قبر تھی جو ایک بھائی نے بھائی کے لیے کھودی اور مٹی کے اس انسان کو دوبارہ مٹی میں ڈالا۔ موت کے ساتھ اللہ قبر کا بھی بندوبست کرتا ہے۔

•فَبَعَثَ اللّٰهُ غُرَابًا يَّبْحَثُ فِى الْاَرْضِ...[المائدۃ:31]

''پھر اللہ نے ایک کوّے کو بھیجا جو زمین کھود رہا تھا...''۔

جیسا کہ آیت سے واضح ہے کہ قابیل پریشان تھا کہ بھائی کی لاش کو کہاں اور کیسے چھپائے؟ معلوم ہوتا ہے کہ تدفین کے طریقے سے بالکل ہی ناواقف ہے گویا اس سے پہلے زمین پر کسی کی طبعی موت بھی واقع نہیں ہوئی تھی۔ تدفین کا طریقہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ایک کوّے کے ذریعے سے انسان کو سکھایا:

•كَيْفَ يُوَارِىْ سَوْءَةَ اَخِيْهِ ؕ قَالَ يٰوَيْلَتٰٓى اَعَجَزْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِثْلَ هٰذَا الْغُرَابِ فَاُوَارِىَ سَوْءَةَ اَخِىْ ۚ...[المائدۃ:31]

''وہ کس طرح اپنے بھائی کی لاش کو چھپا دے، وہ کہنے لگا، ہائے افسوس! کیا میں ایسا کرنے سے بھی گیا گزرا ہو گیا کہ اس کوّے کی طرح اپنے بھائی کی لاش کو دفنا دیتا...''۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

انسان کی تدفین ہونا یعنی زمین کے اندر مردہ جسم کو ڈالنا اللہ کا انسان پر خاص فضل ہے۔ اگر ایسا نہ ہوتو انسان کے مردہ جسم کو درندے کھا جائیں۔ مردہ جسم کی بدبو سے زندہ انسان کا زمین پر رہنا مشکل ہو جائے۔ انسان دوسری تمام مخلوقات سے افضل ہے۔ اس لیے یہ اس کے مردہ جسم کی توہین ہے کہ اس کو درندوں کے آگے رکھا جائے یا مردہ جسم کو جلایا جائے یعنی موت کے بعد زمین کا ہمارے جسم کو اپنے اندر رکھنا اللہ کا احسان ہے۔ اللہ ﷻ کا فرمان ہے:

- ثُمَّ اَمَاتَهٗ فَاَقْبَرَهٗ ؀ [عبس:21]

''پھر اسے موت دی اور پھر اسے قبر میں دفن کیا''۔

4۔ ہابیل کے اچھے اخلاق:

اللہ ﷻ کا ڈر ہی انسان کو کامل اخلاق سکھاتا ہے۔ اگر اللہ ﷻ کا ڈر نہ ہوتو انسان حیوان سے بھی گیا گزرا ہو جاتا ہے۔ تقوٰی اخلاق کی پہلی سیڑھی ہے۔

جیسے ہابیل نے کہا:

- ...قَالَ اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ؀ [المائدۃ:27]

''...اس نے کہا اللہ تقوٰی والوں کا ہی عمل قبول کرتا ہے''۔

- ...اِنِّيْٓ اَخَافُ اللّٰهَ رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ؀ [المائدۃ:28]

''...میں تو اللہ رب العالمین سے خوف کھاتا ہوں''۔

اللہ ﷻ کا یہی ڈر تھا جس نے ہابیل کو اپنے بھائی پر ہاتھ اٹھانے سے باز رکھا اور اس عمدہ اخلاق نے ہابیل کو جنت کا وارث بنا دیا:

- لَئِنْ بَسَطْتَّ اِلَيَّ يَدَكَ لِتَقْتُلَنِيْ مَآ اَنَا بِبَاسِطٍ يَّدِيَ اِلَيْكَ لِاَقْتُلَكَ...؀ [المائدۃ:28]

''اگر تو نے میری طرف اپنا ہاتھ پھیلایا تاکہ تو مجھے قتل کر دے لیکن میں تیری طرف ہرگز اپنے ہاتھ نہیں پھیلاؤں گا کہ میں تجھے قتل کر دوں...''۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”جب دو مسلمان تلواریں لے کر (لڑنے کے لیے) ایک دوسرے کے سامنے آ جاتے ہیں (پھر جنگ کرتے ہیں) تو قاتل اور مقتول دونوں جہنمی ہیں“۔

صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ”اللہ کے رسول ﷺ! یہ تو قاتل ہے (اس لیے سزا کا مستحق ہے) مقتول کا کیا معاملہ ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ”وہ بھی اپنے مقابل کو قتل کرنے کا ارادہ کیے ہوئے تھا“۔

[صحیح البخاری:7083]

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

نبی اکرم ﷺ کی آدم علیہ السلام سے ملاقات
معراج کے موقع پر۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''میرے گھر کی چھت کھول دی گئی اس وقت میں مکہ میں تھا۔ جبریلؑ اترے انہوں نے میرا سینہ چاک کیا، اسے زم زم کے پانی سے دھویا پھر ایک سونے کا طشت لائے جو حکمت وایمان سے بھرا ہوا تھا اس کو میرے سینے میں رکھ دیا پھر اس (سینہ) کو جوڑ دیا، میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے آسمان کی طرف لے کر چلے۔

جب میں آسمان دنیا پر پہنچا تو جبریل علیہ السلام نے آسمان کے داروغہ سے کہا: کھولو۔

اس نے پوچھا: آپ کون ہیں؟

جواب دیا: جبریل علیہ السلام۔

پھر انہوں نے پوچھا: کیا آپ کے ساتھ کوئی اور بھی ہے؟

جبریل علیہ السلام نے کہا: ہاں میرے ساتھ محمد ﷺ ہیں۔

انہوں نے پوچھا: کیا ان کو بلوایا گیا ہے؟

جبریل علیہ السلام نے کہا: جی ہاں۔

پھر جب انہوں نے دروازہ کھولا تو ہم پہلے آسمان پر چڑھ گئے۔ وہاں ہم نے ایک ایسے شخص کو بیٹھے دیکھا، ان کی دائیں جانب کچھ لوگوں کے جھنڈ تھے اور کچھ جھنڈ بائیں طرف تھے۔ جب وہ اپنی دائیں جانب دیکھتے تو مسکرا دیتے اور جب بائیں طرف نظر کرتے تو روتے۔

انہوں نے مجھے (دیکھ کر) فرمایا: آؤ اچھے آئے ہو۔ صالح نبی اور صالح بیٹے!

میں نے جبریل علیہ السلام سے پوچھا یہ کون ہیں؟

انہوں نے جواب دیا: یہ آدم علیہ السلام ہیں اور ان کے دائیں بائیں جو جھنڈ ہیں یہ ان کے بیٹوں کی ارواح

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

ہیں۔ جو جھنڈ دائیں طرف ہیں وہ جنتی ہیں اور بائیں طرف کے جھنڈ دوزخی روحیں ہیں۔
اس لیے جب وہ دائیں طرف دیکھتے ہیں تو خوشی سے مسکراتے ہیں اور جب بائیں طرف دیکھتے ہیں تو (رنج سے) روتے ہیں۔
پھر جبریل علیہ السلام مجھے لے کر دوسرے آسمان پر پہنچے اور اس کے داروغہ سے کہا کہ کھولو۔ اس آسمان کے داروغہ نے بھی پہلے کی طرح پوچھا پھر کھول دیا"۔
سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ نے ذکر کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آسمانوں پر آدم علیہ السلام، ادریس علیہ السلام، موسیٰ علیہ السلام، عیسیٰ علیہ السلام اور ابراہیم علیہ السلام کو موجود پایا اور سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ نے ہر ایک کا ٹھکانہ بیان نہیں کیا۔ البتہ اتنا بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آدم علیہ السلام کو پہلے آسمان پر پایا اور چھٹے آسمان پر ابراہیم علیہ السلام کو پایا... [صحیح البخاری:349]

سیکھنے کی بات؟

1۔ علم الغیب:

جبریل علیہ السلام کے لیے فرشتوں نے دروازہ نہیں کھولا جب تک کہ یہ معلوم نہیں ہو گیا کہ جبریل علیہ السلام خود سے نہیں آئے بلکہ اللہ کے حکم سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو لے کر آئے ہیں۔ معلوم ہوا غیب کا علم صرف اور صرف اللہ کو ہے کوئی فرشتہ چاہے وہ آسمان کے دروازے کا چوکیدار ہو غیب نہیں جانتا، کوئی فرشتہ چاہے وہ جبریل علیہ السلام ہی کیوں نہ ہوں ان کے لیے بھی آسمان کا دروازہ نہیں کھل سکتا جب تک اللہ کا حکم نہ ہو۔

2۔ دائیں جھنڈ والے:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
"میری امت کا پہلا گروہ جو جنت میں داخل ہوگا وہ چودھویں رات کے چاند کی صورت پر ہوگا، جو ان کے بعد ہوں گے وہ آسمان میں انتہائی چمک دار ستارے کی طرح ہوں گے پھر وہ تدریجاً اپنے اپنے مرتبے کے مطابق ہوں گے۔ وہ نہ پاخانہ کریں گے نہ پیشاب، ناک سکیں گے نہ تھوکیں گے ان کی

کنگھیاں سونے کی، انگیٹھیاں معطر عود کی اور پسینہ کستوری کا ہوگا۔ ان سب کے اخلاق ایک ہی انسان کے (خوب صورت) اخلاق پر ہوں گے، اپنے والد آدم علیہ السلام کی قامت پر ساٹھ ہاتھ (لمبے) ہوں گے۔[صحیح مسلم :7150]

3۔ بائیں جھنڈ والے:

سیدنا سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

''بے شک ان میں سے کچھ لوگ ایسے ہوں گے جن کو آگ ان کے ٹخنوں تک پکڑے گی۔ ان میں سے کچھ ایسے ہوں جن کو آگ گھٹنوں تک پکڑے گی اور ان میں سے کچھ ایسے ہوں گے جنہیں آگ کمر تک پکڑے گی اور کچھ ایسے ہوں گے جنہیں آگ گردن تک پکڑے گی''۔ [السلسلة الصحیحة، ج:3545,7]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''بے شک کھولتا ہوا پانی جہنمیوں کے سروں پر ڈالا جائے گا، تو یہ کھولتا ہوا پانی ان کے جسم کو کاٹتے ہوئے پیٹ تک چلا جائے گا، پیٹ میں جو کچھ ہوگا پاخانے کے راستے قدموں میں گر جائے گا یہی پگھلنا ہے پھر دوبارہ اسی طرح کر دیا جائے گا جس طرح پہلے تھا۔ [السلسلة الصحیحة، ج:3470,7]

4۔ سیدنا سراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''کیا میں تمہیں اہلِ جنت کے بارے میں نہ بتلاؤں؟ کمزور دبے ہوئے لوگ، اور اہلِ جہنم کے بارے میں نہ بتلاؤں؟ ہر متکبر، مال جمع کرنے والا، روک کر رکھنے والا اور سرکش''۔[السلسلة الصحیحة، ج:931,2]

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

قیامت کے دن لوگوں کو آدم علیہ السلام کا جواب

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں، ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گوشت لایا گیا تو دستی کا گوشت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا گیا۔ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت پسند تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو دانتوں سے نوچا اور فرمانے لگے: ''میں قیامت کے دن سب آدمیوں کا سردار ہوں گا اور کیا تم جانتے ہو کہ اس طرح کیوں ہوگا؟ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ تمام اگلوں پچھلوں کو ایک ہی میدان میں اکٹھا کرے گا۔ پھر پکارنے والے کی آواز سب کو سنوائے گا اور دیکھنے والے کی نگاہ ان سب پر پہنچے گی اور سورج قریب ہو جائے گا اور لوگوں پر ایسی مصیبت اور سختی جس کی وہ طاقت نہ رکھتے ہوں گے اور جسے وہ سہہ نہ سکیں گے۔ آخر آپس میں ایک دوسرے سے کہیں گے کیا تم اپنی حالت نہیں دیکھ رہے؟ کیا تم کسی ایسے کو نہیں دیکھتے جو تم تک پہنچے؟ کیا کوئی سفارشی، شفیع نہیں ہے؟ جو تمہارے رب کے پاس تمہاری کچھ سفارش کرے؟ کچھ لوگ کہیں گے آدمؑ کے پاس چلو۔

تو سب کے سب کے آدم کے پاس آئیں گے اور کہیں گے: اے آدم! تمام انسانوں کے باپ ہیں! اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے آپ کو اپنے ہاتھ سے پیدا کیا! اپنی طرف سے روح آپ میں پھونکی! اور فرشتوں کو حکم کیا تو انہوں نے آپ کو سجدہ کیا۔

آدم علیہ السلام اپنے رب سے ہماری سفارش کیجیے! کیا آپ نہیں دیکھتے کہ ہم کس حال میں ہیں؟ اور کیا آپ نہیں دیکھتے کہ کس قدر ہم کو (تکلیف) پہنچ رہی ہے؟

آدم علیہ السلام کہیں گے: ''بے شک آج میرا رب بہت غصے میں ہے کہ نہ تو اس سے پہلے کبھی ایسا غصہ ہوا اور نہ اس کے بعد کبھی ہوگا۔ بے شک اس نے مجھے ایک درخت سے منع کیا تھا تو میں نے نافرمانی کی اور اب مجھے خود اپنی جان کی فکر ہے! مجھے خود اپنی جان کی فکر ہے! تم مجھے چھوڑ کر کسی اور کے پاس جاؤ''۔

[صحیح مسلم :480]

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

اختتامیہ

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا فرمان ہے:

لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْٓ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍO [التین: 4]

”یقیناً ہم نے انسان کو بہترین صورت میں پیدا کیا“۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے انسان کو نہ صرف بہترین صورت دی بلکہ اس علم سے بھی نوازا جو اس کو دوسری مخلوقات سے ممتاز کرتا ہے۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے وہ کلمات سکھائے جس سے انسان رجوع کرے، لوٹ آئے، پلٹ آئے:

فَتَلَقّٰٓی اٰدَمُ مِنْ رَّبِّہٖ كَلِمٰتٍ [البقرۃ :37]

”پس آدم علیہ السلام نے اپنے رب سے باتیں سیکھ لیں“۔

لازم ہے کہ انسان کوتاہی کے بستر سے اٹھے اور اپنی آتی جاتی سانسوں کو ان کلمات میں خرچ کرے، ان کلمات سے اس آکسیجن کو جس میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے کسی قسم کی بو نہیں رکھی معطر کرے، وہ آکسیجن جس کے بغیر انسان ایسے تڑپنے لگے جیسے مچھلی پانی کے بغیر تڑپا کرتی ہے:

• **رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ**O [الاعراف:23]

”اے ہمارے رب! ہم نے اپنے نفسوں پر ظلم کیا، اگر تو ہماری مغفرت نہیں کرے گا اور ہم پر رحم نہیں کرے گا تو یقیناً ہم نقصان پانے والوں میں سے ہو جائیں گے“۔

قرآن کریم میں 25 مقامات پر آدمؑ کا نام ملتا ہے:

سورۃ	آیت نمبر	مقامات
البقرۃ	,37,35,34,33,31	5
اٰل عمران	59,33	2

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

سورة	آیت نمبر	مقامات
المائدة	27	1
الاعراف	11 ,19, 26, 27, 31, 35، 172	7
الاسراء	61, 70	2
الکھف	50	1
مریم	58	1
طٰہٰ	115, 116, 117, 120, 121	5
یٰسٓ	60	1

اس کتاب میں ایک جگہ جمع کی گئیں آدم علیہ السلام کے متعلق قرآن کریم کی یہ آیات محض قصے بیان نہیں کرتیں بلکہ انسان کو غور وفکر اور تدبر کی دعوت دیتی ہیں کہ

اے انسان! تو خود بخود وجود میں نہیں آیا، اور نہ ہی کسی بندر کی جدید شکل ہے (جیسا کہ ڈارون کا نظریہ ہے) بلکہ انسان اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی اشرف ترین مخلوق ہے جسے اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اپنے ہاتھوں سے بنایا۔

• قَالَ یٰۤاِبۡلِیۡسُ مَامَنَعَکَ اَنۡ تَسۡجُدَ لِمَا خَلَقۡتُ بِیَدَیَّ [صٓ:75]

''فرمایا اے ابلیس! تجھے اسے سجدہ کرنے سے کس چیز نے روکا؟ جسے میں نے اپنے ہاتھوں سے پیدا کیا''۔

• سُبۡحٰنَ رَبِّکَ رَبِّ الۡعِزَّۃِ عَمَّا یَصِفُوۡنَo وَسَلٰمٌ عَلَی الۡمُرۡسَلِیۡنَo وَالۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَo [الصّٰفّٰت : 182-180]

''پاک ہے آپ کا رب جو عزت کا رب ہے۔ ہر اس چیز سے جو وہ بیان کرتے ہیں۔ رسولوں پر سلام ہے اور سب طرح کی تعریف اللہ کے لیے ہے جو سارے جہاں کا رب ہے''۔

• رَبَّنَا تَقَبَّلۡ مِنَّا اِنَّکَ اَنۡتَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُo

''اے ہمارے رب! تو ہم سے قبول فرما تو ہی سننے جاننے والا ہے''۔[البقرۃ:127]

۞ اَلْاَیَّامِ الْخَالِیَۃ (نظم)

یا اللہ! قرآن کو میرے دل کی بہار بنادے،
میرا سرمایہ حیات میرا اخلاق بنادے،
میری روح کو سیراب کر اس قرآن کے ذریعے،
تو عطا کر النَّفَسُ الْمُطْمَئِنَّۃُ اس قرآن کے ذریعے،[الفجر:27]
تیری رحمت، تیرا نور، تیرا کرم ہو جائے،
یہ قرآن، تیری رضا کا ذریعہ ہو جائے،
جب ملوں تجھ سے تو راضی ہونا،
آخرت میں تیرا دیدار، تیرا دیدار ہو جائے،
وُجُوْہٌ یَّوْمَئِذٍ نَاضِرَۃٌ کو مقدر کر دے،[القیٰمۃ:22]
اِلٰی رَبِّھَا نَاظِرَۃٌ کو مقدر کر دے،[القیٰمۃ:23]
میری منزل، میرا شوق، تیرا دیدار ہے مولیٰ،
تیرا یہ قرآن دل کا اطمنان ہے مولیٰ،
اُوْتِیَ کِتٰبَہٗ بِیَمِیْنِہٖ کو مقدر کر دے،[الحآقۃ:19]
فَھُوَ فِیْ عِیْشَۃٍ رَاضِیَۃٍ کو مقدر کر دے،[الحآقۃ:21]
تو لکھ دے مقدر میں جَنَّۃٍ عَالِیَۃٍ،[الحآقۃ:22]
تو لکھ دے مقدر میں قُطُوْفُھَا دَانِیَۃٌ،[الحآقہ:23]
وہ وقت کہ جب میں کہوں سب سے،
ھَآؤُمُ اقْرَءُ وْا کِتٰبِیَہْO[الحآقۃ:19]
اِنِّیْ ظَنَنْتُ اَنِّیْ مُلٰقٍ حِسَابِیَہْO[الحآقۃ:20]

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

اس وقت تو کہنا میرے اللہ مجھ سے،

كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْـئًـا بِمَآ اَسْلَفْتُمْ

فِى الْاَيَّامِ الْخَالِيَةِo[الحاقة:24]

الْاَيَّامِ الْخَالِيَةِ: قرآن کے ساتھ گزرے خوب صورت دن!

(سارہ بنت عبدالحفیظ عبدالرحمٰن)

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

کتابیات ۔

1 تفسیر احسن البیان ......مولانا صلاح الدین یوسف ...... دارالسلام پبلیشرز [چوتھا ایڈیشن :1998]

2 اطلس القرآن ...... دکتور شوقی ابو خلیل......دارالسلام پبلیشرز[1424ھ]

3 سلسلة الاحادیث الصحیحة........ناصر الدین البانی ......مکیتبه المعارف لنشروالتوریع1995

4 سنن النسائی........احمد بن شعیب بن علی ابن سنائی.....دارالسلام للنشروالتوریع 1999

5 سنن ابن ماجه .. .. محمد بن یزید القرونی.......مکیتبه المعارف لنشروالتوریع2008

6 سنن أبی داؤد...... ابی داؤد سلیمان بن الاشعث السجستانی...... مکیتبه المعارف لنشروالتوریع .2007

7 صحیح البخاری ...... محمد بن اسماعیل البخاری .... مکتبه دارالسلام للنشر و توریع1999

8 صحیح مسلم....للامام ابی الحسین .....دارالسلام للنشر و توریع1998

9 فقه القلوب.................. محمد بن ابراهیم بن عبداللّٰه التویجری..... دار اصداء المجتمع للنشروالتوریع2012

10 مترادفات القرآن............ مولانا عبد الرحمٰن کیلانی......مکتبه السلام [مئی:2009]

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الہدیٰ ایک نظر میں

الہدیٰ انٹرنیشنل ویلفیئر فاؤنڈیشن پاکستان 1994 سے تعلیم اور معاشرتی فلاح و بہبود کے میدان میں سرگرم عمل ہے۔ الحمدللہ! پاکستان اور بیرون ملک اس کی بہت سی شاخیں کام کر رہی ہیں۔ فاؤنڈیشن کے تحت درج ذیل شعبہ جات کام کر رہے ہیں:

شعبہ تعلیم و تربیت

اس شعبہ کے تحت قرآن وسنت کی تعلیم طلباء و طالبات کی تربیت و کردار سازی کے لیے مختلف دورانیے کے درج ذیل کورسز کروائے جاتے ہیں:

- تعلیم القرآن ڈپلومہ کورس
- تحفیظ القرآن کورس
- تعلیم التجوید سرٹیفکیٹ کورس
- تعلیم دین کورس
- تفہیم دین کورس
- صوت القرآن کورس
- تعلیم الحدیث سرٹیفکیٹ کورس
- فہم القرآن سرٹیفکیٹ کورس
- خط و کتابت کورسز
- سمر کورسز
- سوشل میڈیا کے ذریعہ کورسز
- روشنی کا سفر
- روشنی کی کرن
- ریالٹی چیک

ہمارے بچے کورسز: • منار الاسلام • مصباح القرآن • مفتاح القرآن

- **الہدیٰ انٹرنیشنل سکول** میں مانٹیسوری تا گریڈ 9 تک کے بچوں کو جدید تعلیم کے ساتھ ساتھ قرآن وسنت کی تعلیم بھی دی جاتی ہے۔

شعبہ خدمت خلق

اس شعبہ کے تحت معاشرتی فلاح و بہبود کے مندرجہ ذیل منصوبہ جات پر کام کیا جاتا ہے:

- راشن کی فراہمی رمضان المبارک میں
- اجتماعی قربانی عیدالاضحیٰ کے موقع پر
- روزگار کی فراہمی
- ماہانہ وظائف بیوہ اور نادار خواتین کے لیے
- تعلیمی وظائف مستحق طلبہ کے لیے
- کچی بستیوں میں تعلیمی اور رفاہی کام
- دینی و سماجی رہنمائی پریشان افراد کے لیے
- کفن کی دستیابی
- فری میڈیکل کیمپوں کا قیام
- کنوؤں کی کھدائی اور پانی کی فراہمی
- ضروری امداد قدرتی آفات کے موقع پر

شعبہ نشر و اشاعت

- اس شعبہ میں عوام الناس کی راہنمائی کے لیے تحقیق شدہ تحریری اور تقریری مواد کی تیاری اور نشر و اشاعت کا کام کیا جاتا ہے۔
- **اشاعت کتب:** اردو، انگریزی کے علاوہ دیگر علاقائی زبانوں میں مختلف دینی موضوعات پر کتب، کارڈز، کتابچے اور پمفلٹس تیار کیے جاتے ہیں۔
- **آڈیو اور ویڈیو:** قرآن مجید کی تفسیر کے علاوہ حدیث، سیرت، فقہ اور دیگر تعلیمی، تربیتی، اخلاقی اور معاشرتی موضوعات پر آڈیو اور ویڈیو لیکچرز درج ذیل فورمز پر بلا معاوضہ پیش کیے جاتے ہیں:

☆ **Websites:** www.alhudapk.com , www.farhathashmi.com

☆ **Telegram Channels:** AlhudaNewsChannel/25

☆ **Alhuda Apps**: www.farhathashmi.com/alhuda-apps/

☆ **Face book:** www.facebook.com/DrFarhatHashmi/

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

الھدیٰ پبلی کیشنز (پرائیویٹ لمیٹڈ)

AL-HUDA Publications (Pvt) Ltd.

پڑھیے اور پڑھائیے

اسلام آباد: 7-اے کے بروہی روڈ H-11/4 اسلام آباد پاکستان فون: +92-51-4866150-1

www.alhudapk.com **www.farhathashmi.com**

نمبر شمار	کتاب	
1	قرآن مجید۔ لفظی ترجمہ (سفید پارہ) (Vol:1,2)	ڈاکٹر فرحت ہاشمی
2	قرآن مجید کی منتخب آیات اور سورتیں (اردو/انگلش)	
3	قرآن مجید کی منتخب سورتیں (اردو/انگلش)	
4	قرآن مجید (پارہ-1)	لفظی ترجمہ از فرحت ہاشمی
5	قرآن کریم اور اس کے چند مباحث (اردو)	محمد ادریس زبیر
6	القرآن تدبر و عمل	
7	منتخب آیات قرآنیہ (اردو)	
8	تعارف حبیب	
9	قال رسول اللہ ﷺ (اردو/انگلش)	
10	حدیث رسول ﷺ	
11	علم حدیث	
12	فقہ اسلامی	ڈاکٹر فرحت ہاشمی
13	اسلامی عقائد	زبیدہ عزیز
14	العقیدۃ الوسطیۃ (اردو ترجمہ کے ساتھ)	
15	قرآن کے موتی	
16	عربی گرائمر	ام عثمان
17	قرآنی و مسنون دعائیں (اردو/انگلش) 2 سائز	
18	وایاک نستعین (صبح و شام کے اذکار و حفاظت کی دعائیں) (اردو/انگلش) 4 سائز	
19	رب زدنی علما (اردو/انگلش)	
20	دعا کیجیے	
21	سونے جاگنے کے آداب و اذکار	ڈاکٹر فرحت ہاشمی
22	حُسنِ اخلاق (انگلش)	
23	حُسنِ انجام	شیخ الاسلام ابن تیمیۃ
24	کَیفَ تَنجُو مِن مَکَائِدِ الشَّیطَان	
25	الاربعون النوویۃ	
26	الأصول الثلاثۃ	
27	الوسائل المفیدہ (اردو/انگلش)	
28	امِ حکیم (اردو)	
29	فقۃ القلوب (Vol:1-6)	
30	شھر رمضان	
31	عمرہ (تیاری، طریقہ اور دعائیں)	
32	قبر کے تین سوال	
33	صدقہ و خیرات (اردو/انگلش)	
34	میرا جینا میرا مرنا	ام عثمان
35	والدین ہماری جنت	
36	بیوگی کا سفر	
37	ابوبکر صدیقؓ	یاسمین خاکوانی
38	نرمی کی اہمیت	
39	تم کب توبہ کرو گے؟	
40	زبان کی حفاظت	
41	جادو حقیقت اور علاج	
42	باتونی نہ بن	
43	سورۃ یوسف	
44	عمر بن خطاب	
	کتابچہ	
45	محمد ﷺ کے معمولات اور معاملات	
46	حج بیت اللہ	
47	عشرہ ذوالحجہ اور کرنے کے کام	
48	لبیک عمرہ (اردو)	
49	شعبان المعظم	
50	زادِ راہ (اردو/انگلش)	
51	فتنوں کے دور میں	ڈاکٹر فرحت ہاشمی
52	تکمیل قرآن کی دعائیں (اردو/انگلش)	
53	رجب اور شبِ معراج	
54	صفر کا مہینہ اور بدشگونی	
55	آخری سفر کی تیاری	
56	حسن بصریؒ (اردو)	
57	پردیسی یا مسافر	
58	شفاء کی دعائیں	
59	استخارہ کب، کیوں اور کیسے؟	
60	حصولِ علم اور خواتین (نظر ثانی شدہ)	
61	سورۃ الکھف	
	پمفلٹ	
62	درود و سلام۔ الصلاۃ علی النبی ﷺ	
63	عشرہ ذوالحجہ عید الاضحیٰ اور قربانی	
64	عید الفطر	
65	محرم الحرام	
66	اہل قرآن کے اخلاق کا ذکر	
67	نماز باجماعت کا طریقہ	
68	نماز فجر کے لیے کیسے بیدار رہوں؟	
69	نماز استسقاء	
70	اظہار محبت کیسے؟	
71	ان حالات میں کیا کریں؟	
72	ہم دین کا کام کیوں کریں؟	
73	شکر گزار کہاں ہیں؟	
74	ڈینگی بخار	
75	پانی بچائیے	
76	غسل میت اور کفن پہنانے کا طریقہ	
77	الھدیٰ ایک نظر میں	
78	بچے چھٹیاں کیسے گزاریں	
79	جمعہ کا دن	
80	تیمّم	
81	لبیک عمرہ	
82	وضو	
83	قرض سے پناہ مانگنا	
	کارڈ	
84	فہم القرآن میں مددگار دعائیں	
85	حصول علم میں مددگار دعائیں	
86	حفاظت کی دعائیں	
87	میت کی بخشش کی دعائیں	
88	صالح اولاد کے لیے دعائیں	
89	رنج و غم کے ازالہ کی دعائیں	
90	رمضان کی دعائیں (اردو/انگلش)	
91	تقویٰ کے حصول کے لیے دعائیں	
92	نماز کے بعد کے مسنون اذکار	
93	ذکر الٰہی	
94	مقبول دعائیں	
95	صبح و شام کے اذکار	

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

نمبرشمار	کارڈ
96	استغفراللہ
97	رشتوں کو جوڑیئے
98	تہجد کی دعا
99	آیات شفا
100	تکبیرات
101	سفر کی دعائیں
102	الاسماء الحسنٰی
103	گناہوں کی بخشش کی دعائیں
104	رشتہ اور شادی میں آسانی کی دعائیں
105	اطریق الی الجنۃ (مشہور اذکار کی دس احادیث)
106	الحمد للہ
107	سورۃ الملک
	پوسٹرز
108	محرم الحرام پوسٹرز
109	ماہ صفر 10 پوسٹرز
110	احادیث رسول ﷺ پر مبنی 12 پوسٹرز
111	ماہ رمضان اور روزے سے متعلق احادیث 29 پوسٹرز
112	ذوالحجہ کی فضیلت اور کرنے کے کام 22 پوسٹرز
113	دوائے شافی پوسٹرز
114	کھانے پینے کے آداب پوسٹر
115	شدت بھوک کے وقت کی دعا
116	کسی بستی یا شہر میں داخل ہونے کی دعا
117	ہر ماہ میں تین روزے
118	قبول دعا کا موقع
119	آیت الکرسی حفاظت کا ذریعہ
120	دجال کے فتنے سے پناہ مانگنا
121	سورۃ البقرہ کی آخری دو آیات کی فضیلت
122	کامیاب لوگوں کے 8 زریں اصول
123	حضرت اسماعیلؑ کی قربانی
124	نماز جنازہ کا طریقہ
125	حالتِ حیض میں قرآن کی تلاوت کی رخصت
126	دعائے استفتاح
127	قومہ کی دعائیں
128	رکوع کی دعائیں
129	تشہد و درود کے بعد کی دعائیں
130	احادیث پوسٹرز

	اسٹکرز
131	مختلف مواقع کی دعائیں
132	بک مارک
	متفرقات
133	کفن پیک / گاؤن / سکارف / الھدیٰ چٹ پیڈ
134	Al Huda Writting Pad(2 sizes)
	ہمارے بچے
	فلش کارڈ
135	اسلامی عقیدہ
136	مسلم ہیروز
137	Ramadan Mubarak(Planner)(2 size)
138	Miftah Al Quran(Quranic Recitation) Miftah Al Quran (Student's Diary)
139	Laylat Al Qadr Activity Book
	نیکلیس
140	حج و عمرہ رہنمائی اور دعائیں
	انگلش پروڈکٹس
	Books
141	Word For Word Translation Of The Qur'an(Blue Juz)
142	Selected Ayat Of The Qur'an
143	Selected Ayahs & Surahs Of The Qur'an
144	Al-Huda Student Guide
145	Reading & Writing Book 1
146	The Month Of Ramadan
147	Arabic Grammar
	Booklets
148	Prophet Muhammad(s.a.w)-a mercy For Children
149	Muhammad(s.a.w)-Habits and Dealings
150	Supplications For Hajj & Umrah
151	Prayers For Travelling
152	My Prayer Tree
153	Prayers For Healing
154	Peace & Blessings Upon Prophet Muhammad(s.a.w)
	Pamphlets
155	Friday-A Blessed Day
156	The Sacred Month Of Muharram
157	Ten Days Of Dhul Hijjah
158	Ashrah-e-Zul-Hijjah Things To Do

Tayammum	159
Supplications For Attaining Taqwa	160
Astaghfirullah	161
Masnun Supplications After Salah	162
Prayers For Attaning Knowledge	163
Supplications For Protection	164
Remembrance Of Allah	165
Supplications For The Forgiveness Of The Deceased	166
Supplications For Sorrow & Distress	167
Do You Smoke?	168
Save Water	169
The Hidden Pearls	170
New Year	171
Fasting In Ramadan	172
True Love	173
Washing & Shrouding The Deceased	174
Card	
Ayat Al-Kursi-A Source Of Protection	175
A Precious Moment For Du'a	176
Perpetual Dhikr	177
Posters	
سجدے کی دعائیں	178
Takbirat	179
Whan will you Repent?	180
Tawbah (urdu)	181

© AL HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION